عصر حاضر ای پیپر میں تعلیمی، تجارتی، مذہبی و ثقافتی پروگراموں کے اشتہارات
کے علاوہ ضرورت رشتہ، مکانات و دوکانات کرایہ/خرید و فروخت
کے کلاسیفائیڈ ایڈس کے لیے ربط فرمائیں۔
9908079301,8686649169

باخبر، پُر اثر، نقیبِ فکر و نظر

عصرِ حاضر ای پیپر

عصرِ حاضر
باخبر، پُر اثر، نقیبِ فکر و نظر
ASR-E-HAZIR

2 رشعبان المعظم 1444ھ | مطابق 23 رفروری 2023ء | بروز جمعرات | جلد: (۳) | شمارہ: (۴۸) | صفحات: (۸)

مولانا کلیم صدیقی و عمر گوتم تبدیلی مذہب معاملے میں عرفان خواجہ خان کو سپریم کورٹ نے دی ضمانت

جمعیۃ علماء ہند کی کامیاب مساعی، قوت گویائی سے محروم افراد کو جبراً مذہب تبدیل کروانے کا تھا الزام، دیگر ملزمین کو بھی جلد ضمانت ملنے کا امکان: گلزار اعظمی

نئی دہلی، 22 فروری (پریس نوٹ) صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید ارشد مدنی کی ہدایت پر جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی کی جانب سے دائر عرضی پر سماعت کرتے ہوئے مذہب تبدیل کرانے کے الزام میں گرفتار عرفان خواجہ خان کی آج سپریم کورٹ نے ضمانت منظور کرلی ہے۔ جمعیۃ کی جاری کردہ ریلیز کے مطابق دو رکنی بینچ نے اپنے حکم نامہ میں کہا کہ نچلی عدالت ملزم کو مقامی ضمانتدار کھڑے کرنے کے لئے دباؤ نہ ڈالے بلکہ ملزم کو اتر پردیش کے باہر کا بھی ضمانتدار مہیا کرنے کی سہولت دے۔ عدالت نے نچلی عدالت کو مزید حکم دیا کہ وہ ملزم کی ضمانت کی شرائط طئے کرے نیز یہ بھی حکم دیا کہ ملزم مقدمہ کی تاریخوں کے علاوہ اتر پردیش صوبہ میں داخل ہونے سے گریز کرے۔ سپریم کورٹ میں آج جیسے ہی عدالتی کارروائی کا آغاز ہوا یو پی حکومت کی نمائندگی کرنے والے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل کے ایم نٹراجن نے عدالت کو کہا کہ عدالت ملزم کو سخت شرائط کے ساتھ ضمانت پر رہا کرسکتی ہے نیز ملزم کو اس کے خلاف عائد الزامات کی بنیاد پر ضمانت دی جانی چاہئے نا کہ دوسرے ملزمین کو اس کا فائدہ نہ مل سکے۔ اسی درمیان دو رکنی بینچ کے جسٹس انردھ بوس اور جسٹس سدھانشو دھولیہ کو سینئر ایڈوکیٹ نتیا راما کرشنن نے بتایا کہ ملزم پر جس طرح کے الزامات عائد کئے گئے ہیں وہ ناقابل یقین ہیں نیز دہلی میں مذہب کی تبدیلی پر پابندی نہیں ہے اور یو پی کے قانون کا دہلی میں اطلاق نہیں ہوتا اور جس شخص نے اسلام قبول کیا ہے اس نے اسلام سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا اور اس کی شادی اس کی مرضی سے ہوئی تھی، ملزم عرفان خواجہ خان نے بس اشاروں کے ذریعہ سمجھایا تھا کیونکہ دونوں گونگے تھے۔ سینئر ایڈوکیٹ نتیا راما کرشنن صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید ارشد مدنی کی ہدایت پر جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی کی جانب سے ملزم عرفان خان کے دفاع میں پیش ہوئیں۔ دو رکنی بینچ گذشتہ سماعت پر ہی فریقین کے دلائل کی سماعت کرچکی تھی لہذا عدالت نے آج فریقین کو کہا کہ مزید بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ملزم عرفان خان کے حق میں فیصلہ صادر کردیا۔ گذشتہ سماعت پر

ایڈوکیٹ نتیا راما کرشنن نے دوران بحث عدالت کو بتایا تھا کہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ عرفان خان نے مذہب تبدیل کروایا تھا تو اس پر ملک سے جنگ کرنے کی دفعہ یعنی کے 121-A کا اطلاق کیسے ہوتا ہے؟ انہوں نے مزید کہا کہ عرفان نام کے کسی دوسرے شخص کے اکاؤنٹ کی تفصیل چارج شیٹ میں شامل کی گئی ہیں اور اسے ملزم عرفان خواجہ خان سے منسوب کیا جارہا ہے۔ سینئر ایڈوکیٹ نتیا راما کرشنن نے عدالت کو مزید بتایا تھا کہ عرفان خان مرکزی حکومت کے زیر انصرام منسٹری آف وومن اینڈ چلڈرن ڈیولپمنٹ میں بطور ترجمان کام کرتا ہے نیز یو پی اے ٹی ایس نے ملزم پر جو الزام لگایا ہے کہ وہ گونگے بچوں کو عمر گوتم کے کہنے پر اسلام قبول کرنے میں ان کی مدد کرتے تھے اس میں کوئی صداقت نہیں ہے کیونکہ وہ عمر گوتم کو جانتے بھی نہیں ہیں اور نوئیڈا ڈیف سوسائٹی سے ان کا کوئی تعلق بھی نہیں۔ سینئر ایڈوکیٹ نتیا راما کرشنن نے عدالت سے مزید کہا کہ متنازعہ قانون اتر پردیش پروہیبشن آف ان لافل کنورژن آف ریلیجن ایکٹ کے تحت ملزم کو زیادہ سے زیادہ تین سال تک کی سزا ہوسکتی ہے جبکہ ملزم 20 / ماہ سے زائد کا عرصہ جیل میں گذار چکا ہے لہذا ملزم کو ضمانت پر رہا کیا جانا چاہئے۔ ایڈیشنل سالیسٹر جنرل کے ایم نٹراجن نے ملزم عرفان خان کو ضمانت پر رہا کیئے جانے کی سخت لفظوں میں مخالفت کی تھی اور کہا کہ ایک منظم طریقے سے مذہب تبدیل کروانے والے گروہ کا ملزم اہم حصہ ہے اور ملزم نے اس کی سرکاری نوکری کا غلط فائدہ اٹھا کر غیر مسلم گونگے لوگوں کو مذہب تبدیل کرنے میں مجبور کیا۔ دوران سماعت عدالت میں جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے ایڈوکیٹ آن ریکارڈ ہرش پراشر، ایڈوکیٹ صارم نوید، ایڈوکیٹ شاہد ندیم، ایڈوکیٹ عارف علی خان، ایڈوکیٹ مجاہد احمد، ایڈوکیٹ و دیگر موجود تھے۔ آج کی عدالتی کارروائی پر جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی کے سربراہ گلزار اعظمی نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ ملزمین بشمول مولانا کلیم صدیقی، عمر گوتم اور دیگر کے لیئے رہائی کا باعث بنے گا لیکن اس کے لیئے منظم طریقے سے مقدمہ کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اور ہمارے وکلاء کو یقین تھا کہ اس مقدمہ میں اگر ضمانت ملیگی تو وہ صرف سپریم کورٹ سے ملیگی اور ہوا بھی ایسا ہی کیونکہ صوبہ یو پی میں جس طرح کا ماحول بنا ہوا ہے اور استغاثہ کی جانب سے عدلیہ پر مسلسل دباؤ بنایا جارہا ہے، ملزمین کو انصاف ملنا مشکل نظر آرہا ہے لیکن اب جبکہ عرفان کو ضمانت مل چکی ہے، دیگر ملزمین کو بھی سپریم کورٹ کے فیصلے کا فائدہ ملنے کے امکانات ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حالانکہ ضمانت حاصل کرنے میں کچھ وقت لگا کیونکہ اس مقدمہ میں کل چھ سماعتیں ہوئیں لیکن بالآخیر ملزم عرفان خواجہ خان کو ضمانت ملی۔ واضح رہے کہ گذشتہ سال اتر پردیش انسداد دہشت گرد دستہ ATS نے عمر گوتم اور مفتی قاضی جہانگیر قاسمی، مولا کلیم صدیقی سمیت کل 17 ملزمین کو جبراً تبدیلی مذہب کے الزام میں گرفتار کیا تھا اور ان پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ پیسوں کا لالچ دے کر ہندوؤں کا مذہب تبدیل کرا کے انہیں مسلمان بناتے تھے اور پھر ان کی شادیاں بھی کراتے تھے۔ پولس نے ممنوع تنظیم داعش سے تعلق اور غیر ملکی فنڈنگ کا بھی الزام عائد کیا ہے۔ اس مقدمہ میں ابھی تک کسی بھی ملزم کی ضمانت نہیں ہوئی تھی، ملزم عرفان پہلا ملزم ہے جس نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا جس کی ضمانت آج منظور ہوئی۔

دہلی کو بالآخر اپنا میئر مل گیا، شیلی اوبرائے منتخب

نئی دہلی: 22 رفروری (عصر حاضر) عام آدمی پارٹی کی امیدوار شیلی اوبرائے بی جے پی امیدوار ریکھا گپتا کو شکست دے کر دہلی کی نئی میئر نامزد ہوگئی ہیں۔ میئر کے انتخاب کے لیے چوتھی مرتبہ بلائے گئے ایوان میں آج ووٹنگ پرامن طریقے سے ہوئی۔ اس دوران نہ کوئی احتجاج ہوا اور نہ ہی کوئی نعرہ بازی۔ ووٹنگ صبح تقریباً 11:30 بجے شروع ہوئی اور 2 گھنٹے سے زیادہ جاری رہی۔ کل 10 نامزد ارکان پارلیمنٹ، 14 نامزد ارکان اسمبلی اور دہلی کے 250 منتخب کونسلروں میں سے 241 نے میئر کے انتخاب میں ووٹ ڈالے۔ کانگریس کے 9 منتخب کونسلروں نے میئر کے انتخاب کا بائیکاٹ کیا ہے۔

کرناٹک حجاب تنازعہ: حجاب پہن کر امتحان لکھنے کی اجازت کے مطالبہ والی عرضی پر سپریم کورٹ سماعت کرے گا

نئی دہلی: 22 رفروری (عصر حاضر نیوز) سپریم کورٹ نے بدھ کو کہا کہ کرناٹک کی پری یونیورسٹی کالجوں میں حجاب پہن کر سالانہ امتحان میں شامل ہونے کی اجازت دینے کا مطالبہ کرنے والی طالبات کے ایک گروپ کی درخواست پر سماعت کی جائے گی۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندرچوڑ اور جسٹس پی ایس نرسمہا کی بینچ نے عرضی کی سماعت سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ طالبات کی درخواست پر غور کیا جائے گا۔ درخواست گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے ایڈوکیٹ شادان فراست نے دعویٰ کیا کہ انہیں مارچ سے شروع ہونے والے سالانہ امتحانات میں شرکت کرنا ہے۔ طالبات حجاب پہن کر اس امتحان میں شرکت کی اجازت چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طالبات کو پہلے ہی ایک سال کا نقصان ہو چکا ہے۔ اگر کوئی راحت نہیں دی جاتی ہے تو ان کا مزید ایک سال ضائع ہو جائے گا۔ وکیل شادان فراست نے بنچ کے روبرو دلائل دیتے ہوئے کہا کہ حجاب تنازعہ کی وجہ سے یہ طالبات پہلے ہی اپنا ٹرانسفر پرائیویٹ کالجوں میں کرا لیا تھا لیکن انہیں امتحانات میں شرکت کے لیے سرکاری کالجوں میں جانا پڑتا ہے۔ وکیل نے اس معاملے میں عبوری راحت کی استدعا کی ہے۔ اسی طرح کی درخواست 23 جنوری کو بھی طالبات کی جانب سے کی گئی تھی۔ عدالت عظمیٰ نے 13 اکتوبر 2022 کو پری یونیورسٹی کالجوں میں حجاب پہننے پر کرناٹک حکومت کی طرف سے پابندی کی قانونی حیثیت پر الگ الگ فیصلہ دیا تھا۔ اس معاملے کی سماعت ججوں کی بنچ کے سامنے کی جانی تھی۔ عدالت عظمیٰ کی جسٹس ہیمنت گپتا (ریٹائرڈ) اور جسٹس سدھانشو دھولیا پر مشتمل بنچ نے کہا تھا کہ چونکہ اختلاف رائے ہے، اس لیے اس معاملے کو غور کے لیے ایک بڑی بنچ کی تشکیل کے لیے چیف جسٹس آف انڈیا کو بھیجا جائے گا۔

دہلی-این سی آر میں پھر آیا زلزلہ، ریکٹر پیمانہ پر شدت 3.6 درج، اتر پردیش کے مظفر نگر میں تھا زلزلہ کا مرکز

نئی دہلی: 22 رفروری (عصر حاضر) دہلی-این سی آر، اتر پردیش اور مغربی ہریانہ کے کئی علاقوں میں ہلکی شدت کا زلزلہ محسوس کیا گیا ہے۔ ریکٹر پیمانہ پر زلزلہ کی شدت 3.6 بتائی جارہی ہے اور اس زلزلہ کا مرکز اتر پردیش کے مظفر نگر میں ہونے کی بات سامنے آرہی ہے۔ ترکیے و شام میں رواں ماہ کے شروع میں آئے تباہناک زلزلہ، اور پھر اس کے بعد بھی کئی ممالک میں زلزلوں کے جھٹکوں نے پہلے ہی لوگوں کو تشویش میں مبتلا کر رکھا ہے۔ ایسے میں ہندوستان کی راجدھانی دہلی، اتر پردیش اور ہریانہ میں تازہ زلزلہ کے بعد لوگوں میں خوف دیکھنے کو مل رہا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق آج نہ صرف دہلی-این سی آر، ہریانہ اور اتر پردیش میں جھٹکے محسوس کیے گئے بلکہ نیپال میں بھی زلزلہ آیا۔ نیپال کے بارے میں بتایا جارہا ہے کہ وہاں دوپہر 1:30 بجے زلزلہ محسوس کیا گیا جس کی شدت ریکٹر اسکیل پر 4.4 درج کی گئی ہے۔ نیپال میں محسوس کیے گئے زلزلہ کا مرکز اتراکھنڈ کے پتھوراگڑھ سے 143 کلو میٹر مشرق میں تھا۔ اس کی گہرائی زمین سے 10 کلو میٹر نیچے تھی۔ واضح رہے کہ نیپال میں گزشتہ کچھ مہینوں سے لگاتار زلزلے آرہے ہیں۔ اس سے پہلے 24 جنوری کو نیپال میں 5.8 شدت کا زلزلہ محسوس کیا گیا تھا۔ گزشتہ سال نومبر میں بھی نیپال میں 6.3 شدت کا زلزلہ آیا تھا۔ لگاتار آرہے ان زلزلوں سے نیپالی عوام دہشت کے درمیان زندگی گزار رہے ہیں۔

مفتی محمد عرفان قاسمی کی والدہ کے انتقال پُر ملال پر عصر حاضر اڈمن پینل کا اظہارِ تعزیت

عصر حاضر اڈمن پینل کے مؤقر رکن مفتی محمد عرفان صاحب قاسمی کی والدہ محترمہ پچھلے چند مہینوں کی علالت کے بعد بہ تاریخ 21 رفروری بہ روزِ منگل داعئ اجل کو لبیک کہہ گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مدرسہ اسلامیہ فیض العلوم حیدر آباد کے سابقہ کارکن حافظ محمد عثمان صاحبؒ کی اہلیہ اور ادارہ اشرف العلوم کے استاذ الاساتذہ و معاون نائب ناظم حافظ محمد غفران صاحب اور مفتی محمد لقمان صاحب کی والدہ تھیں۔ مرحومہ کی نمازِ جنازہ آج صبح 9 ربجے ادارہ اشرف العلوم خواجہ باغ میں ادا کی گئی اور تدفین قبرستان سلطان دائرہ متصل مسجد معراج کرما گوڑہ سعید آباد میں عمل میں آئی۔ عصر حاضر اڈمن پینل کے تمام اراکین حافظ محمد عبد المقتدر عمران، مولانا عبد الرشید طلحہ نعمانی، مفتی محمد صادق حسین قاسمی اور مولانا عبد الرقیب نے مفتی محمد عرفان قاسمی و جمیع برادران کی خدمت میں تعزیت مسنونہ پیش کرتے ہوئے گہرے رنج کا اظہار کیا۔ مرحومہ کو یہ شرف حاصل تھا کہ ان کے فرزندان و احفاد جید حفاظ، بہترین علماء اور مایہ ناز مفتیان میں شمار ہوتے ہیں۔ ہم جمیع خدام عصر حاضر دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی مرحومہ کی مغفرت فرمائے درجات کو بلند فرمائے اعلی علیین میں جگہ مرحمت فرمائے قبر کو جنت کا باغ بنائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔ آمین

فرمانِ الٰہی

یاد رکھو یہی لوگ فساد پھیلانے والے ہیں لیکن انہیں اس بات کا احساس نہیں ہے۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی اسی طرح ایمان لے آؤ جیسے دوسرے لوگ ایمان لائے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم بھی اسی طرح ایمان لائیں جیسے بیوقوف لوگ ایمان لائے ہیں؟ خوب اچھی طرح سن لو کہ یہی لوگ بیوقوف ہیں لیکن وہ یہ بات نہیں جانتے۔ (سورۃ البقرۃ: ۱۲۔۱۳)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ: 2 رشعبان المعظم 1444ھ
بہ مطابق 23 رفروری 2023ء بہ روزِ جمعرات

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
ابتدا	5:39	12:40	4:43	6:27	7:33
انتہا	6:33	4:42	6:26	7:32	5:17

اشراق	6:53	زوال	12:30
ختم سحر	5:28	افطار	6:32

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا آپ فرما رہے تھے کہ یقیناً وہ بندہ نیک بخت اور خوش نصیب ہے جو فتنوں سے محفوظ رکھا گیا وہ بندہ نیک بخت و خوش نصیب ہیں جو فتنوں سے دور رکھا گیا وہ بندہ نیک بخت اور خوش نصیب ہیں جو فتنوں سے الگ رکھا گیا اور جو بندہ مبتلا ہو گیا اور وہ صابر اور ثابت قدم رہا تو (اس کا کیا کہنا) اس کو شاباش اور مبارکباد۔(سنن ابی داود)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

مدرسہ عالیہ کے 150 سال جشن کے شاندار سوونیئر کی اشاعت

ممتاز صحافی ایڈیٹر سیاست جناب زاہد علی خان کا اظہار مسرت: ٹھوس فلاحی و تعمیری اقدامات کا مشورہ

حیدرآباد: 22رفروری (پریس نوٹ) ریاست تلنگانہ کے ممتاز و مایہ ناز تعلیمی ادارہ عالیہ ہائی اسکول و جونیر کالج کے سابق طلبا کے ایک گروپ ٹیم عالینس Team Aliyans نے مدرسہ عالیہ کے 150 سالہ جشن کے موقع پر ایک شاندار اور باوقار سوونیئر شائع کیا ہے۔اس سوونیئر کی پہلی کاپی ممتاز صحافی ایڈیٹر روزنامہ سیاست جناب زاہد علی خان کی رہائش گاہ پہنچ کر ان کی خدمت میں پیش کی۔اس وفد میں جناب غلام محمدؔ جناب سید عبدالمتکبر ارشد پیر زادہؔ جناب محمد افتخار حسینؔ جناب یوسف جعفرؔ جناب سید حامد لطیف

اور جناب سید جہانگیر شامل تھے۔جناب زاہد علی خان نے جو مدرسہ عالیہ کے سابق طالب علم رہ چکے ہیں، ٹیم عالینس کی کوششوں پر مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ بات باعث اعزاز ہے کہ مدرسہ کے چند سر کردہ سابق طالب علموں نے اپنی تعلیم گاہ سے وابستہ یادوں کو اپنے سینہ سے لگا رکھا ہے۔انہوں نے اس مدرسہ کا شاندار پیمانہ پر 150 سالہ جشن منایا اور سینکڑوں سابق طلبا کو اس جشن میں شرکت کی دعوت دے کر پرانی یادوں کو تازہ کرنے کا ایک منفرد موقع فراہم کیا۔انہوں نے ٹیم عالینس کو مشورہ دیا کہ انہوں نے جو چراغ روشن کرتے ہوئے ایک بہترین مثال قائم کی ہے اس کو برقرار رکھا جائے اور اس بات کی کوشش کی جائے کہ ایسی تقریب ہر سال منعقد کی جائے۔اس مدرسہ سے جو طلبا فارغ ہوئے ہیں وہ آج سماج میں ممتاز مقام پر فائز ہیں اور ملک و قوم کی نمایاں خدمت کر رہے ہیں۔ضرورت ہے کہ ٹیم عالینس ٹھوس فلاحی اور تعمیری خدمات کا سلسلہ شروع کرے۔قوم میں تعلیمی، سماجی اور معاشی ترقی کا شعور بیدار کرے، اس کام میں وہ ان کے ساتھ ہیں اور جو بھی مدد اور تعاون ان سے ممکن ہوگا وہ فراہم کریں گے۔ٹیم عالینس نے جناب زاہد علی خان صاحب سے اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ ان کے قیمتی مشوروں کے مطابق ان کی رہنمائی میں خدمات اور شعور بیداری کا نیا سلسلہ شروع کریں گے۔یہ رنگا رنگ اور خوبصورت سوونیئر مدرسہ عالیہ کے سابق طالب علم ممتاز جرنلسٹ جناب سوما شیکھر سابق بزنس ایڈیٹر روزنامہ ہندو اور اسوسی ایٹ ایڈیٹر محترمہ فریحہ فاطمہ نے ترتیب دیا ہے۔اس سوونیئر میں ممتاز شخصیتوں کے مضامین اور یادگار تصاویر شامل ہیں، جن کے ذریعہ اس مدرسہ کی تاریخی اہمیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔یہ سوونیئر نامور صحافی ڈاکٹر سید فاضلؔ حسین پرویز ایڈیٹر گواہ کی نگرانی میں ادارہ میڈیا پلس نے شائع کیا ہے۔جن احباب کو سوونیئر کی جتنی بھی کاپیاں درکار ہوں وہ ادارہ میڈیا پلس پر بکنگ کروا سکتے ہیں۔تفصیلات کے لئے واٹس ایپ نمبر 2871096528 پر جناب سید خالد شہباز سے ربط پیدا کیا جاسکتا ہے۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ 7 جنوری کی شب نظام کلب میں 150 سالہ جشن کی شاندار اور یادگار تقریب منعقد ہوئی تھی، جس میں سینکڑوں قدیم طلبا نے شرکت کی تھی۔اس مدرسہ میں سابق ریاست کے حکمران نواب میر عثمان علی خان، بے شمار شہزادگان، نواب مکرم جاہ بہادر جیسی شخصیتوں کو تعلیم حاصل کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ایک دور ایسا بھی تھا جب اس مدرسہ میں تعلیم کے ساتھ ساتھ حیدرآبادی تہذیب کی تربیت بھی دی جاتی تھی۔چھٹے نظام نواب میر محبوب علی خان کے دور میں 1872 میں اس وقت کے وزیر اعظم سالار جنگ اول نے شاہی خاندان کے بچوں کی تعلیم کے لئے قائم کیا تھا۔

پولیس کے تشدد سے فوت قدیر خان معاملہ میں ہائی کورٹ کا فیصلہ خوش آئند، اہلِ خانہ کو 50 لاکھ روپئے اور سرکاری ملازمت دینے امیر جماعت اسلامی تلنگانہ حامد محمد خان کا مطالبہ

حیدرآباد: 22رفروری (پریس نوٹ) پولیس کی حراست میں مبینہ تشدد کی وجہ سے فوت ہونے والے میدک کے متوطن قدیر خان کی موت پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند حلقہ تلنگانہ مولانا حامد محمد خان نے اس واقعہ کو انتہائی افسوسناک، غیر انسانی اور قابل مذمت قرار دیا۔اُنہوں نے کہا کہ غریب خاندان سے تعلق رکھنے والے قدیر خان پر جس طرح پولیس نے ظلم و ستم ڈھایا ہے اس سے میدک پولیس کے متعصبانہ رویہ کا اظہار ہوتا ہے اور تلنگانہ پولیس کی فرینڈلی پولیسنگ کے ادعا کی قلعی اس واقعہ سے کھل گئی ہے۔مولانا حامد محمد خان نے کہا کہ شبہ کی بنیاد پر اس طرح زدوکوب اور اذیت رسانی

جس سے کہ موت واقع ہو جائے غیر انسانی اور وحشتناک عمل ہے اُنہوں نے چیف جسٹس ہائی کورٹ تلنگانہ کی جانب سے ازخود سماعت کے فیصلہ کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے اُمید ظاہر کی کہ اس معاملہ میں متوفی اور اس کے خاندان کے ساتھ انصاف کیا جائے گا اور جن پولیس اہلکاروں کو یہ گھناؤنا عمل کیا ہے اُن کے خلاف سخت کاروائی کی جائیگی۔امیر حلقہ نے حکومت، انتظامیہ بالخصوص وزیر اعلیٰ کے سی آر اور وزیر داخلہ جناب محمد محمود علی سے بھی مطالبہ کیا کہ تحقیقات کے دوران غیر جانبدارانہ طرز عمل اختیار کیا جائے اور خاطی افراد خواہ وہ کسی بھی منصب پر فائز ہوں سخت کاروائی کی جائے۔تا کہ آئندہ اس طرح کے واقعات کا اعادہ نہ ہو سکے۔مولانا حامد محمد خان نے حکومت سے متوفی قدیر خان کے اہل خانہ کو 50 لاکھ روپئے ایکس گریشیاء ادا کرنے اور اہلیہ کو سرکاری ملازمت دینے کا مطالبہ کیا۔اُنہوں نے بتایا کہ جماعت اسلامی ہند حلقہ تلنگانہ کی شاخ میدک کے امیر مقامی جناب محمد فاضل حسین و دیگر ذمہ داران بھی واقعہ کے علم میں آنے کے بعد متوفی قدیر خان کے ارکان خاندان سے ربط میں ہیں اور ہر ممکنہ تعاون کر رہے ہیں۔

مدارس نسواں کے نظماء و معلمین و معلمات کا مشاورتی اجلاس

حیدرآباد 22 فروری (پریس نوٹ) مولانا محمد حبیب الرحمن حسامی ناظم جامعہ عربیہ ارشاد العلوم سلیمان نگر حیدرآباد کی اطلاع کے مطابق مدارس نسوان کے نظماء و شعبہ عالمیت کے اساتذہ کا مشاورتی اجلاس بعنوان ''مدارس نسواں کا نظام و نصاب''، باہتمام رابطہ مدارس نسواں تلنگانہ بتاریخ ۲ رشعبان المعظم ر ۱۴۴۴ ہجری ۲۳ رفروری ر ۲۰۲۳ء بروز: جمعرات صبح دس بجے تا عصر بمقام جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات، نزد درگاہ حضرت عبد اللہ شاہ صاحب، نواز فنکشن ہال، مصری گنج حیدرآباد میں مقرر ہے۔جس کی صدارت مولانا حافظ خواجہ نذیر الدین سبیلی ناظم جامعہ عائشہ نسواں مادنا پیٹ، حیدرآباد کریں گے۔جبکہ مولانا احمد عبید الرحمن اطہر ندوی قاسمی ناظم مدرسہ امداد العلوم لال ٹیکری نامپلی حیدرآباد کی نگرانی میں یہ پروگرام منعقد ہوگا۔اس موقع پر مدارس نسواں کے نظام و نصاب تعلیم اور مرحلہ وار سلسلہ تعلیم کی اہمیت و ضرورت پر مشاورت ہوگی، اور اہم امور پر اکابرین اپنے آراء پیش کریں گے، اس اہم مشاورتی اجلاس میں نظماء مدارس نسواں اور اساتذہ عالمیت سے شرکت کی گذارش کی جاتی ہے۔مدارس نسواں کے صدر معلمات اور معلماتِ شعبہ عالمیت سے بھی گذارش ہے کہ اس اجلاس میں شرکت کر کے استفادہ کریں۔مزید تفصیلات کے لئے 9346251766 پر ربط کر سکتے ہیں۔

افغان سفیر کا افغان طلباء کی مدد کرنے پر عثمانیہ یونیورسٹی سے اظہارِ تشکر

حیدرآباد، 22 فروری (ذرائع) دفتر برائے بین الاقوامی امور (سابقہ یونیورسٹی فارن ریلیشن آفس)، عثمانیہ یونیورسٹی نے اسلامی جمہوریہ افغانستان کے سفیر فرید ماموندزے کی تلنگانہ کی مختلف یونیورسٹیوں عثمانیہ، حیدرآباد یونیورسٹی، مانو اور جے این ٹی یو میں تعلیم حاصل کرنے والے افغان طلباء کے ساتھ ایک بات چیت کا اہتمام کیا۔

جمعیۃ علماء ضلع وقارآباد کے ایک وفد کی نو منتخبہ کلکٹر و ضلع مجسٹریٹ سے خیرسگالی ملاقات

تانڈور: 22رفروری (پریس نوٹ) جمعیۃ علماء ضلع وقارآباد کے چھ رکنی وفد نے آج مولانا محمد عبداللہ اظہر قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع وقارآباد کی قیادت میں وقارآباد ڈسٹرکٹ کے نو منتخبہ کلکٹر و ضلع مجسٹریٹ عالی جناب نارائن ریڈی آئی اے ایس سے خیرسگالی ملاقات کر کے شال پوشی اور یادگار مومنٹو پیش کیا۔اس موقع پر مولانا محمد عبداللہ اظہر قاسمی صاحب صدر جمعیۃ علماء ضلع وقارآباد نے نو منتخبہ کلکٹر کو مبارکباد اور مستقبل کے لئیے نیک خواہشات پیش کی اور اس امید کا اظہار کیا کہ آں محترم کی میعاد میں مختلف شعبوں میں ہمارا ضلع مزید ترقیات کی منزلیں طئے کرے گا۔اس موقع پر کلکٹر صاحب کو جمعیۃ علماء ضلع وقارآباد کی دینی، ملی، اور سماجی خدمات سے واقف کروایا جنہیں سماعت کر کے کلکٹر صاحب نے خوشی کا اظہار کیا انہیں جاری رکھنے کی تلقین کی اس موقع پر شہر تانڈور دیگر مختلف عوامی مسائل کی جانب توجہ مبذول کروائی جن پر کلکٹر صاحب نے خوشی کا اظہار کیا اور جلد یکسوئی کا تیقن دلایا۔اس وفد میں میں ڈاکٹر حافظ عبدالسلام صاحب، مولانا علیم الدین تعلیمی صاحب وقارآباد، مولانا عبدالرحمن اطہر قاسمی، مفتی زین الدین قاسمی صاحب وقارآباد اور شیخ حسن صاحب رکن عاملہ ضلع وقارآباد و صدر مینارٹی سیل تانڈور منڈل شامل تھے۔

عصرِ حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR
آئینۂ دکن
23رفروری 2023ءبہ روزِ جمعرات

موسم کی تبدیلی اور مچھروں کی کثرت، حیدرآباد میں کئی افراد وبائی امراض کا شکار

سرکاری وخانگی دواخانوں کے او پی میں لمبی قطاریں، کمسن بچے اور حاملہ خواتین زیادہ متاثر

حیدرآباد22فروری (عصرحاضر) شہر حیدرآباد کے کئی علاقوں میں کئی افراد وبائی امراض بالخصوص بخار، کھانسی کے شکار ہیں۔ گذشتہ 15 دنوں کے دوران شہر کے فیور اسپتال اور دیگر اسپتالوں میں آوٹ پیشنٹ اور ان پیشنٹ مریضوں کی تعداد میں اضافہ درج کیا جارہا ہے۔ 12 بجے دوپہر تک بھی آوٹ پیشنٹ شعبہ کے مریضوں کی قطاریں دیکھی جارہی ہیں۔ مریضوں نے کہا کہ بخار تقریباً دس دنوں تک کم نہیں ہورہا ہے۔ فیور اسپتال کے ڈاکٹرس نے کہا کہ گذشتہ ایک ہفتہ کے دوران موسمی تبدیلی کی وجہ سے آوٹ پیشنٹ کی حیثیت سے رجوع ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ کئی خاندان کھانسی، بخار، سردرد اور سردی سے متاثر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کورونا، ڈینگی نہیں ہے۔ تمام اس سے منفی ہیں تاہم ان میں فلو کی طرح علامات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کورونا ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض افرد کو بدن درد کی بھی شکایت ہے اور بخار تقریباً ایک ہفتہ تک کم نہیں ہورہا ہے۔ اس کی اہم وجہ پیٹ کا انفکشن بھی ہوسکتا ہے۔ موسم گرما کا شروعات کے نتیجہ میں پانی سے ہونے والے امراض جیسے ٹائی فائیڈ سے بھی کئی افراد متاثر ہیں۔ فیور اسپتال میں تمام آوٹ پیشنٹ مریضوں کے علاج تک ڈاکٹرس موجود ہوتے ہیں۔ سرکاری اسپتالوں سے رجوع ہونے والوں میں غریب افراد کی کثیر تعداد شامل ہے۔ متاثرہ افراد نے بتایا کہ گھر اور اطراف اور اکناف کے علاقوں کو صاف رکھنے کے مشورے دئیے جارہے ہیں لیکن مچھروں کے خاتمہ کے لئے گریٹر حیدرآباد میونسپل کارپوریشن کی جانب سے کوئی خاص اقدامات نہیں کئے جارہے ہیں جس کی وجہ سے شہر کے مختلف علاقوں میں مچھروں کی بہتات ہوگئی ہے۔ ڈاکٹرس کے مطابق موسمی امراض سے خاص طور پر چھوٹے بچوں اور حاملہ خواتین کو محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے اس کے لئے ان پر خاص توجہ دی جائے۔

چالانات سے بچنے بائیکس کی نمبر پلیٹس کو ماسک سے ڈھکنے کے خلاف انتباہ

حیدرآباد22فروری (عصرحاضر نیوز) تلنگانہ کی سائبرآباد ٹریفک پولیس نے انتباہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ چالانات سے بچنے کے لئے بعض ٹو وہیلرس چلانے والے اپنی گاڑیوں کے نمبر پلیٹس کو ماسک سے ڈھک رہے ہیں، ایسا کرنا غیر قانونی ہے۔ ایسا کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ٹریفک پولیس نے سوشیل میڈیا کے اہم پلیٹ فارم ٹوئیٹر پر اس خصوص میں ایک خبر کا تراشہ بھی پوسٹ کیا۔ ٹریفک پولیس نے واضح کیا کہ بعض افراد ٹریفک چالانات سے بچنے کے لیے شاہراہوں پر نمبر پلیٹس میں اُلٹ پھیر کررہے ہیں۔ ساتھ ہی گاڑیوں کی نمبر پلیٹس پر ماسک بھی لگائے جارہے ہیں۔ بائیکس کی نمبر پلیٹس کو موڑنا بھی ٹریفک قواعد کی خلاف ورزی میں آتا ہے۔ اس سلسلہ میں بیداری کے باوجود ایسے بائیکس سواروں کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ بعض افراد فلمی ہیروز اور کرکٹرز کی تصویریں نمبر پلیٹس پر لگارہے ہیں۔ علاوہ ازیں رانگ سائیڈ گاڑی چلانے، سگنل کی خلاف ورزی، گاڑی چلاتے ہوئے فون پر بات کرنے، حالت نشہ میں گاڑیاں چلانے کے واقعات بھی دیکھے جارہے ہیں۔ قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کی اطلاع ٹریفک پولیس کو دینے کی خواہش کی گئی ہے۔

شہر حیدرآباد کے متعدد علاقوں سے ٹریفک سگنلز پر نصب کردہ بیٹریاں چوری کرنے والی ٹولی گرفتار

حیدرآباد:22رفروری (عصرحاضر نیوز) ٹریفک سگنلز پر لگی بتیاں بجلی سے رابطہ منقطع ہونے کے بعد بیٹری کی مدد سے کام کرتے ہیں۔ بجلی کی فراہمی بحال ہونے کے بعد بیٹریاں دوبارہ چارج ہوجاتی ہیں۔ تاہم، ان سگنلز پر واقع ITMS میں اے این پی آر (آٹومیٹک نمبر پلیٹ ریکگنیشن) کیمروں کے ذریعہ ان بیٹریوں کو نشانہ بناتے ہوئے چوری کرنے والے گروہ کو پکڑلیا۔ یہ بیٹریاں انتظامی کمپنی سگنلز کے ساتھ ساتھ ITMS کیمروں کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ شہر کے وسط میں یہ گینگ آدھی رات کو بڑی چابک دستی کے ساتھ بیٹریوں کی چوری کررہا تھا۔ تین ماہ کے اندر اس گینگ نے بڑے پیمانے پر چوریاں کیں۔ تفصیلات کے مطابق عابڈس پولیس نے اتوار کو سگنل کی بیٹریاں چوری کرنے والے گروہ کو گرفتار کرلیا۔ گرفتار ہونے والوں میں شیخ عظیم الدین اور جنگلا مدیلتی کا سابقہ مجرمانہ ریکارڈ ہے۔ وہ آسانی سے پیسہ کمانے کے لیے ٹریفک سگنلز سے بیٹریاں چوری کرنے کا سلسلہ شروع کیے تھے۔ پوری منصوبہ بندی کے ساتھ آدھی رات کو ایک آٹو میں پہنچ کر بیٹریاں چوری کرکے لے جارہے تھے۔ ہر بیٹری کی قیمت 10 ہزار روپے تک ہے۔ اس ٹولی نے بیگم بازار، کاچی گوڑہ، لنگرحوض، حبیب نگر، گوپالا پورم، ملک پیٹ، شاہ عنایت گنج، سیف آباد، چیتنیا پوری اور دیگر تھانوں میں ٹریفک سگنل سے بیٹریاں چوری کی ہیں۔ جیسے ہی پولیس کو بیٹریوں کی چوری کی شکایت موصول ہوئی، سی سی ٹی وی کیمروں کی جانچ کی گئی۔ پولیس کو پتہ چلا کہ وہی آٹو ان علاقوں میں گھوم رہا ہے۔ ٹریفک پولیس کی جانب سے عابڈس پولیس کو آٹو کی تفصیلات فراہم کرنے کے بعد آٹو اور یہ بیٹری چور پکڑے گئے۔ اس کے باوجود یہ الزامات ہیں کہ جب بیٹریاں چوری ہورہی تھیں تو انتظامیہ کمپنی متعلقہ تھانوں میں شکایت درج کرواتی ہے لیکن مقدمات تاخیر سے درج کیے گئے ہیں۔

بی آر ایس لیڈر غنڈوں کی طرح برتاؤ کر رہے ہیں: وائی ایس شرمیلا

حیدرآباد 22فروری (عصرحاضر نیوز) وائی ایس آر تلنگانہ پارٹی کی سربراہ وائی ایس شرمیلا نے بی آر ایس لیڈروں پر غنڈوں کی طرح برتاؤ کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے حکومت اور حکمران جماعت کے ارکان اسمبلی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ جب وہ ان کی بدعنوانی پر سوال اٹھاتی ہیں تو ان پر حملہ کیا جاتا ہے۔ شرمیلا نے سوال کیا کہ کیا ریاست میں اصل لا اینڈ آرڈر ابھی بھی ہے یا نہیں؟ انہوں نے کانگریس لیڈر پون کی عیادت کی جو اپولو اسپتال سکندرآباد میں زیر علاج ہیں۔ دو دن پہلے ان پر حملہ کیا گیا تھا۔ شرمیلا نے کہا کہ بی آر ایس لیڈر، ان لوگوں کو نشانہ بنا رہے ہیں جو حکمراں جماعت پر سوال اٹھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی آر ایس پارٹی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ پون پر حملہ کرے۔ شرمیلا نے مطالبہ کیا کہ وزیر اعلی چندرشیکھر راو فوری طور پر عوام اور اپوزیشن سے معافی مانگیں۔

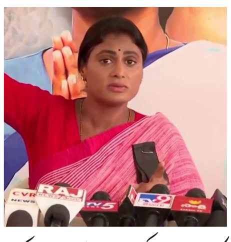

آوارہ کتوں کے حملے میں معصوم بچے کی موت پر گورنر کا اظہار افسوس

کے ٹی آر وزیر بلدیات کی حیثیت سے مکمل ناکام: ریونت ریڈی

حیدرآباد:22رفروری (عصرحاضر نیوز) شہر حیدرآباد کے عنبرپیٹ میں کتوں کے حملے میں لڑکے کی موت پر تلنگانہ گورنر تمل سائی سوندرراجن نے اپنے غم کا اظہار کیا کہ حیدرآباد کے عنبرپیٹ ڈویژن کی ایروکلا بستی میں آوارہ کتوں نے ایک چار سالہ لڑکے پر اندھا دھند حملہ کیا۔ انہوں نے ٹویٹ کیا کہ یہ بہت افسوسناک بات ہے کہ اس طرح کا واقعہ پیش آیا۔ انہوں نے لڑکے کے اہل خانہ سے اپنی گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔ گورنر نے کہا کہ اس واقعے نے ثابت کردیا ہے کہ موجودہ انتظامات اس طرح کے واقعہ سے نمٹنے کے لیے کافی نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے واقعات کے رونما ہونے پر ہی حل تلاش کرنے کی بجائے عملی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ گورنر نے حکومت سے کہا کہ وہ مستقبل میں ایسے واقعات کو دوبارہ رونما ہونے سے روکنے کے لیے سخت کارروائی کرے۔ کتوں کے حملے میں حیدرآباد کے لڑکے کی موت پر کانگریس کے ریاستی صدر ریونت ریڈی نے ٹویٹ کیا: پی سی سی کے صدر ریونت ریڈی نے کہا کہ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ اس حکومت کے تحت آوارہ کتوں کے لوگوں کو کھانے کی صورتحال سامنے آرہی ہے۔ انہوں نے حکومت پر الزام لگایا کہ اگر چار سالہ لڑکے کو کتوں نے کاٹ لیا تو حکومت اس کے ساتھ غیر انسانی سلوک کررہی ہے۔ ریونت ریڈی نے کے ٹی آر کو وزیر بلدیات کی حیثیت سے مکمل ناکام قرار دیا۔ ریونت ریڈی اس بات پر ناراضگی ظاہر کی کہ حکومت کو حیدرآباد میں آوارہ کتوں کے حملے میں چار سالہ لڑکے کی موت کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر لڑکے کی موت کے بعد بھی حکومت اس لڑکے کے ساتھ غیر انسانی سلوک کررہی ہے۔ انہوں نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ متاثرہ خاندان کو معاوضہ دینے کے بجائے حکومت صرف معذرت پر اکتفا کررہی ہے۔ یہ انتہائی افسوسناک ہے کہ ریاست میں اس طرح کے واقعات ہورہے ہیں۔ ریونت ریڈی نے لڑکے کے اہل خانہ کو تعزیت پیش کی۔ واضح ہو کہ نظام آباد کا متیم گنگادھر چھ نمبر چوراستہ پر واقع ایک کار سروس سنٹر میں چوکیدار کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ وہ اپنی بیوی 8 سالہ بیٹی اور بیٹے پردیپ (4) کے ساتھ باغ عنبرپیٹ کے ایروکلا اسٹریٹ میں رہتا ہے۔ اتوار کی چھٹی ہونے کی وجہ سے وہ اپنے دو بچوں کو لے کر سروس سینٹر چلا گیا جہاں وہ کام کررہا تھا۔ جب پردیپ کھیل رہا تھا، اس کے والد کام میں مصروف تھے، جب لڑکا اپنی بڑی بہن کو تلاش کرتے ہوئے باہر نکلا تھا کہ اچانک کتوں نے اس کا پیچھا کیا۔ لڑکا کتوں کو دیکھ کر ڈر گیا اور ادھر ادھر بھاگنے کی کوشش کرتا رہا لیکن ایک کے بعد ایک کتوں کے حملہ سے وہ شدید زخمی ہوگیا۔ جب لڑکے کو اسپتال لے جایا گیا تو ڈاکٹروں نے تصدیق کی کہ پردیپ کی موت ہوچکی ہے۔

خوشیوں کے ماحول میں صفِ ماتم

ہلدی کی رسم میں دلہے کے بہنوئی کی ہارٹ اٹیک سے موت

حیدرآباد:22رفروری (عصرحاضر نیوز) رسم سے قبل گھر میں ہلدی کی رسم ادا کرنے کے دوران قلب پر حملے کے باعث ایک شخص کا انتقال ہوگیا جس کے بعد اچانک خوشیوں کا ماحول المناک صورت اختیار کرگیا اور پورے گھر میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ یہ افسوس ناک واقعہ حیدرآباد کے پرانے شہر میں پیش آیا۔ اس واقعہ کی ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے گردش کررہی ہے جس میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ایک شخص تقریب میں اپنے دولہے کو ہلدی لگانے کے دوران اچانک گرپڑا جس کے بعد جہاں خوشیوں کی آوازیں آرہی تھیں وہیں رونے کی چیخیں سنائی دینے لگیں۔ بعد ازاں انہیں ہاسپٹل لیجایا گیا جہاں وہ شخص دوران علاج دم توڑ گیا۔ ذرائع کے مطابق حیدرآباد کے کالے پتھر علاقے کے مکہ کالونی کے رہنے والے ربانی کے برادر نسبتی کی آج رسم کی باضابطہ پیمانے پر تقریب منعقد ہونے والی تھی اس سے ایک دن پہلے پیر 20 فروری کی رات دلہے کو ہلدی لگانے کی تقریب گھر میں ہی منعقد کی گئی۔ جس میں ربانی اور دیگر قریبی رشتہ داروں نے شرکت کی۔ ربانی کو گھر والوں نے ہلدی لگانے کے لئے مدعو کیا اور وہ اپنے برادر نسبتی کو ہلدی لگاتے ہوئے ڈھیر ہوگئے۔ اس واقعہ کے بعد خوشی کے گھر میں اچانک غم کی لہر دوڑ گئی اور آج ہونے والی رسم کی تقریب بھی ملتوی کردی گئی۔ ربانی گلزار حوض کی ایک جویلری شاپ میں کام کرتے تھے ان کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔

نرمل کے سرکاری اسپتال میں سی ٹی اسکین مشین کا آغاز

حیدرآباد22فروری (ذرائع) وزیر جنگلات اندرا کرن ریڈی نے کہا ہے کہ عوام کو سرکاری اسپتالوں میں بہتر طبی خدمات فراہم کرنے کے اقدامات کئے جارہے ہیں اور ان اسپتالوں کی مختلف سہولیات میں اضافہ کیا جارہا ہے۔ انہوں نے نرمل ضلع مستقر کے سرکاری اسپتال میں ڈیڑھ کروڑ روپے کی لاگت سے نصب سی ٹی اسکین مشین کا آغاز کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ تلنگانہ کی تشکیل کے بعد وزیر اعلی کے چندرشیکھر راو کی قیادت میں نرمل ضلع کے سرکاری اسپتال میں بہتر طبی خدمات فراہم کرنے کے لیے تمام سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ غربت کی وجہ سے مہنگے علاج سے محروم افراد کے مسائل کے حل کے لیے سرکاری اسپتال میں سی ٹی اسکین مرکز قائم کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے مالی بوجھ میں کمی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ زچہ وبچہ کی دیکھ بھال کے لیے کیے گئے اقدامات کے سبب ضلع اسپتال میں بستروں کی تعداد میں اضافہ ہوا اور نارمل زچگیوں کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے اقدامات کے نتیجہ میں سیزرین کے ذریعہ زچگیوں پر روک لگائی گئی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ڈائیگناسٹک سنٹر کے ذریعہ عوام کو مختلف بیماریوں کے معائنے کروانے کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ 42 کروڑ کی لاگت سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اسپتال بلڈنگ کامپلکس کی تعمیر کی جارہی ہے اور میڈیکل کالج کے قیام کے لیے 166 کروڑ روپئے کی منظوری دی گئی ہے۔ وزیر موصوف نے انکشاف کیا کہ جلد ہی ٹنڈرس طلب کئے جائیں گے اور وزیر اعلی کے ہاتھوں میڈیکل کالج کی عمارت کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔

شہر میں آوارہ کتوں کے حملے میں زخمی ہونے کے متعدد واقعات

حیدرآباد: 22رفروری (عصرحاضر نیوز) حیدرآباد شہر میں آوارہ کتوں نے تباہی مچا رکھی ہے۔ تفصیلات کے مطابق منگل کو بورابنڈہ کے علاقے میں آوارہ کتوں کے حملے میں ایک چار سالہ لڑکا جاں بحق ہوگیا۔ حالاں کہ اس واقعہ سے پہلے بدھ کو ایک اور واقعہ پیش آیا۔ چیتنیا پوری علاقے میں گھر کے سامنے کھیلتے ہوئے کچھ بچوں پر حملہ کیا گیا۔ اس حملے میں چار سالہ رشی نامی لڑکا شدید زخمی ہوگیا۔ ماقم واقعہ پر موجود اہل خانہ نے لڑکے کو علاج کے لیے مقامی اسپتال پہنچایا۔ اس واقعے کے بارے میں لڑکے کی والدہ نے کہا۔ !میرا بیٹا گھر کے پاس کچھ بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اس وقت چار پانچ کتوں نے بچوں کا پیچھا کیا۔ بعد میں انہوں نے میرے بیٹے رشی پر حملہ کیا۔ اس حملے میں لڑکے کو چوٹیں آئیں اور خون بہہ رہا تھا۔ ہم اسے فوری طور پر ہسپتال لے گئے اور علاج کروایا،" اس نے کہا۔ دوسری جانب میونسپل حکام کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس واقعہ کی شکایت درج کرائی ہے۔ جس پر وہ آئے اور کتوں کو لے کر گئے۔ رنگاریڈی ضلع کے راجندر نگر میں بھی آوارہ کتے گھومتے ہیں۔ حیدرگوڑہ ایرابوڈا کالونی میں پانچ افراد پر حملہ کیا گیا۔ پہلے پاگل کتے نے اس لڑکے کو کاٹا جو گھر کے سامنے کھیل رہا تھا، اس نے لڑکے کا ہاتھ پکڑا اور اسے کچھ دور گھسیٹ لیا۔ وہ نیچے گر کر اس کے سر اور ہاتھوں پر حملہ کرکے اسے شدید زخمی کردیا۔ لڑکے نے زور سے چیخ ماری تو آس پاس کے لوگ آکر اسے روک لیا۔ دوسری جانب کتوں کے حملے کے سلسلہ وار واقعات کے بعد شہریوں میں خوف و ہراس پایا جارہا ہے۔ وہ صرف گھر سے نکلنے کے لیے بھی سوچنے پر مجبور ہیں۔ وہ میونسپل حکام سے اپیل کررہے ہیں کہ انہیں آوارہ کتوں کے چنگل سے بچایا جائے۔

آوارہ کتوں کے حملے میں ہرن کے بچہ کی موت

حیدرآباد22فروری (ذرائع) تلنگانہ کے میڑچل ملکاجگری ضلع میں جٹایو فاریسٹ پارک میں آوارہ کتوں کے حملے میں ہرن کے بچہ کی موت ہوگئی۔ محکمہ جنگلات کے عہدیداروں نے اس واقعہ کی تحقیقات کا آغاز کردیا۔ دریں اثنا، محکمہ جنگلات کے عہدیدار اس بات کا پتہ چلانے کی کوشش کررہے ہیں کہ آوارہ کتے پارک میں کیسے داخل ہوئے۔ قبل ازیں بھی خرگوش کے شکاری اس پارک میں گھس گئے تھے۔ چہل قدمی کرنے والوں اور مقامی افراد نے اس پارک کے جانوروں کو نشانہ بنائے جانے کے واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

کشمیر میں زمین کھسکنے سے مکانات منہدم

فِضا بانو کے بھائی خالد نجیب کی شادی مارچ میں طے تھی۔ وہ انڈیا کے زیر انتظام کشمیر میں ٹھاٹھری میں دریائے چناب کے کنارے ایک پہاڑی پر آباد نئی بستی میں اپنی پانچ بہنوں اور والدہ کے ہمراہ 30 سال سے رہتے ہیں۔

فِضا کہتی ہیں کہ ایک دن بھائی کی شادی کی شاپنگ کے بعد وہ باقی بہنوں کے ساتھ سامان سنبھال رہی تھیں کہ خالد نے چھت سے سہمی ہوئی آواز میں کہا ’سب باہر نکلو، پہاڑ کھسک رہا ہے، ہمارا مکان بھی ٹوٹ رہا ہے۔‘

پھر جس کے ہاتھ جو سامان لگا اس نے وہ اُٹھایا اور چند منٹوں میں نئی بستی کے دیگر 80 مکانوں کی طرح فضا بانو کا گھر بھی خالی ہوگیا۔

اس وقت یہاں کے مکانوں میں چاروں طرف سے دراڑیں ہیں اور چھتیں بھی ٹوٹ چکی ہیں۔

کشمیر میں مسلح شورش شروع ہونے کے چند سال بعد ڈوڈہ کے دُور دراز علاقوں میں بھی مسلح تشدد کی کارروائیاں ہونے لگی تھیں اور سرکاری فورسز کی انسدادی کاروائیاں بھی ہو رہی تھیں۔

اسی دوران ان علاقوں سے سینکڑوں لوگوں نے امن کی تلاش میں ہجرت کی اور ٹھاٹری کی نئی بستی اسی ہجرت کے نتیجے میں بسی۔

خالد نجیب کہتے ہیں کہ ’میرے والد پولیس میں عارضی اہلکار تھے، برسوں بعد مستقل ہوئے۔ ہم یہاں آئے تو پہلے ایک منزل کا مکان بنایا، پھر کئی سال بعد دوسری منزل اور اب تیسری منزل بنا چکے تھے۔‘

’بینک اور لوگوں سے قرضے لے لے کر یہ گھر بن چکا تھا، میرے والد نے ہجرت کی اور ہم نئی بستی میں ہی پلے بڑے، لیکن یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایک اور ہجرت کرنا پڑے گی۔‘ خالد کی دو بہنوں کی شادی ہو چکی ہے، لیکن باقی تین بہنوں اور ماں کے ہمراہ وہ اب ایک نزدیکی بستی میں کرایہ کے عوض دو کمروں میں گزارہ کر رہے ہیں۔

’لڑکی والوں نے کہا تھا کہ لڑکی کے والدین کو حج پر جانا ہے اس لیے اُس سے پہلے ہی شادی ہوگی۔ ہم سب اسی کام میں مصروف تھے۔ ٹائلیں خریدی تھیں، رنگ خریدا تھا، بہنیں بھی خوش تھیں۔ اب گھر ہی ختم ہوگیا تو وہ سارے خواب بھی اسی کے ساتھ ختم ہو گئے۔‘

خالد شاک میں ضرور ہیں، لیکن وہ کہتے ہیں کہ ایک نیا سفر شروع کرنے کے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں۔

’میری بھی پڑھائی ادھوری ہے، تینوں بہنوں کی پڑھائی اور ان کی شادی کا بھی مسئلہ ہے۔ گھر کھونے سے میں بہت ڈپریس ہوں، لیکن اللہ نے چاہا تو میں ایک بار پھر کسی محفوظ جگہ پر گھر بناؤں گا۔‘ 15 سالہ فضا بانو نویں جماعت میں ہیں اور سکول کے پانچ بہترین طالب علموں میں شامل ہیں۔

انھیں بہت دُکھ ہے کہ وہ ایک خوشحال گھر سے محروم ہیں۔

وہ کہتی ہیں کہ ’اتنی کھلبلی مچی اُس دن، میں اپنی ساری کتابیں بھی نہیں اُٹھا سکی۔ ہمارے بھائی ہمارا بہت خیال رکھتے ہیں۔ فی الحال ہم کرایہ پر رہتے ہیں، لیکن اگر سڑک پر بھی رہنا پڑے تو میں پڑھائی کبھی نہیں چھوڑوں گی۔‘

تحصیل انتظامیہ نے ایک مقامی سکول میں متاثرین کی عارضی رہائش کا انتظام کیا تھا، تاہم مناسب سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے انھوں نے نجی طور پر کرایہ کے گھروں میں شفٹ کیا ہے۔ لیکن ضلع انتظامیہ نے یقین دلایا ہے کہ کرایہ حکومت ادا کرے گی۔

ٹھاٹھری کے تحصیلدار ساحِل رندھاوا کہتے ہیں کہ نئی دلی سے جیالوجیکل سروے آف انڈیا کے ماہرین کی ٹیم نے علاقے کا معائنہ کیا ہے اور ان کی رپورٹ اگلے ماہ تیار ہوگی۔

تاہم ان کا کہنا ہے کہ نقصان کا تخمینہ لگایا جا رہا ہے اور متاثرین کے لئے عارضی رہائش کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

واضح رہے ڈوڈہ ضلع ہمالیائی سلسلے کی مغربی پٹی پر کئی پہاڑوں پر آباد ہے۔ تاہم ڈوڈہ سے ٹھاٹھری تک 30 کلومیٹر مسافت والی سڑک پر کام گزشتہ برس سے شروع ہوا ہے۔

چند مقامی لوگوں کا خیال ہے کہ زمین دھنسنے کی ایک وجہ یہی سڑک ہو سکتی ہے۔

نئی بستی کے ایک رہائشی نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا: ’سڑک بنانے کے لیے پہاڑوں کی بے تحاشا کٹائی کی گئی۔ جب سڑک پر راک کٹر (بڑی چٹانوں کو توڑنے کا آلہ) چلتا تھا تو زمین ہلتی تھی۔‘

انھوں نے کہا کہ ’میں کوئی ماہر نہیں ہوں، لیکن یہ ظاہر ہے کہ اتنے بڑے پیمانے پر پہاڑوں کی کٹائی ہوگی تو نتیجہ یہی ہوگا۔‘

گھر دھنسنے کے واقعات صرف ٹھاٹھری میں نہیں، بلکہ پڑوسی ضلع رام بن کی کچھ بستیوں میں بھی رونما ہوئے ہیں۔ گزشتہ چند برسوں سے کشمیر کو انڈیا کے ساتھ ملانے والے واحد راستے ’سرینگر۔ جموں ہائی وے‘ پر سفر کو آسان بنانے کی غرض سے حکومت نے کئی منصوبے ایک ساتھ شروع کیے ہیں۔

ان میں کئی سُرنگیں اور ایشیا کا سب سے اونچے ریلوے پُل کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ 9 کلومیٹر مسافت کی ناشری۔ چنانی ٹنل پر ٹریفک چل رہا ہے اور اس کی بدولت 12 گھنٹے کا سفر سات گھنٹوں تک سمٹ گیا ہے۔

اس حوالے سے لوگ خوش بھی ہیں، لیکن رام بن اور ڈوڈہ کے باشندوں کا کہنا ہے کہ ’جموں اور کشمیر پہلے ہی زلزلوں سے متعلق زون چار اور زون پانچ میں ہیں۔ پہاڑوں کی توڑ پھوڑ کہیں کوئی بڑی آفت نہ لے آئے۔‘

ان کا کہنا ہے کہ ’حکومت کو یقین دلانا چاہیے کہ یہ سب ماہرین کی رائے سے ہو رہا ہے۔‘

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

مادری زبانوں کا عالمی دن

ہم اور ہماری مادری زبان کا تحفظ

21 فروری (پریس ریلیز) اقوام متحدہ کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم کی جنرل کانفرنس نے نومبر 1999 میں مادری زبانوں کا عالمی دن

(21 Feb International Mother Laguage Day 2023)

منانے کا اعلان کیا۔ تاہم اسے 2002 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے باضابطہ طور پر تسلیم کیا۔ اس دن کو منانے کا مقصد دنیا کے لوگوں کے ذریعہ استعمال کی جانے والی تمام زبانوں کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے اور اس کو فروغ دینا ہے۔

ترقی کے اس دور میں کئی مقامی زبانیں معدومیت (ختم ہونے) کے دہانے پر ہیں۔ اقوام متحدہ نے اس مسئلے کو تسلیم کیا اور اس دن کا آغاز کیا تاکہ لوگوں کو اپنی مادری زبان کا احترام اور اس کی اہمیت کو تسلیم کرنے کے ترغیب دی جا سکے۔ ہر زبان ایک میراث ہے جسے محفوظ کرنے کی ضرورت ہے۔ بنگلہ دیش پہلا ملک تھا جس نے عالمی یوم مادری زبان منانے کے خیال کو نہ صرف پیش کیا، بلکہ اس نے اس دن کو پورے جوش وخروش سے منایا بھی۔

کسی بھی زبان کے تعلق سے یہ بات سمجھ لینا چاہئے کہ زبان کی دو شکلیں ہوتی ہیں: بول چال کی زبان اور تحریری زبان۔ اصل زبان بول چال کی زبان ہے اور تحریری زبان اساساً بول چال کی زبان ہی کی نمائندگی کرتی ہے۔ کسی زبان کو پوری طرح جاننے کا مطلب ہے کہ آپ اس کی ان دونوں شکلوں کو جانتے اور انہیں استعمال کر سکتے ہیں۔ اس لئے کسی زبان کو پوری طرح جاننے کے لئے اس کی تمام مہارتیں حاصل کرنا ضروری ہیں۔

جہاں تک مادری زبان کا تعلق ہے پہلی تو سن کر سمجھنا اور بولنا سیکھنا سب کیلئے یکساں طور پر آسان ہوتا ہے کیونکہ یہ دونوں مہارتیں بچوں کو کم وبیش چار سال کی عمر تک اپنے ماحول میں خود بخود آجاتی ہیں۔ البتہ پڑھنے اور لکھنے کو کوشش کر کے ہی حاصل کیا جاتا ہے۔ اردو زبان کے تعلق سے یہ بات اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اردو چونکہ ہماری مادری زبان ہے اس لئے ہم سب لوگ تعلیم یافتہ ہوں یا غیر تعلیم یافتہ اسے جانتے ہیں اور بلا تکلف بولتے اور سمجھتے ہیں۔ وہ لوگ جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے وہ بھی اردو جاننے والوں میں ہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ہماری بہت بڑی تعداد اردو لکھنا پڑھنا نہیں جانتی۔ اس میں غیر تعلیم یافتہ اور تعلیم یافتہ دونوں شامل ہیں اور اس وجہ سے ہم لوگ اردو کو اپنے بہت سے روزمرہ کے کاموں میں استعمال نہیں کر سکتے۔

ہمیں اس بات کو ایک بار پھر سمجھنا چاہئے کہ ہم سب لوگ اردو جانتے ہیں اور فطری طور پر اسے بولنے کی حد تک استعمال کرتے ہیں۔ لیکن روزمرہ کے بہت سے کاموں میں استعمال کے لئے اس کا لکھنا پڑھنا جاننا بھی ضروری ہے جو نہایت آسان ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ اردو لکھنا پڑھنا سیکھنا کوئی مشکل کام ہے۔ اردو نہ جاننے والوں کے لئے اردو زبان سیکھنا مشکل ہوسکتا ہے، لیکن جن لوگوں کی مادری زبان اردو ہے ان کے لئے اس کا لکھنا پڑھنا سیکھنا نہایت آسان ہے۔ یاد رکھئے ہمیں اردو نہیں سیکھنا ہے۔ اردو تو ہم جانتے ہیں۔ ہمیں تو صرف اس کا لکھنا پڑھنا سیکھنا ہے۔ اردو کی الف بے تے لکھنے پڑھنے اور حروف کو ملا کر لکھنا پڑھنا سیکھنے سے یہ خوبی بہت تھوڑے وقت میں حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر ہم کچھ دنوں تک ایک گھنٹہ روزانہ اردو کے حروف اور اعراب وعلامات اور ان کا ملانا لکھنا پڑھنا سیکھیں تو کافی ہوگا اور اگر اس عمل کو جاری رکھا جائے تو اچھی خاصی مہارت حاصل ہو سکتی ہے۔

۲۰۱۱ء میں سروے کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ بھارت میں 121 زبانیں ہیں۔ بھارت کے آئین میں 22 زبانیں موجود ہیں۔ نیز سروے میں یہ بھی بتایا گیا کہ بھارت میں مادری زبان 270 ہیں۔ پھر ان کو دو قسموں میں منقسم کیا گیا ہے۔ بہر حال ہر زبان کا تحفظ ضروری ہے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنی مادری زبان کی بقا و فروغ کے لئے کوشاں رہے۔ ہر بھارتیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنی مادری زبان کے تحفظ و بقا کے لئے کام کرے اور ساتھ ساتھ بھارت کی دیگر زبانوں کے فروغ کے لئے بھی کام کرے جس سے سماجی ہم آہنگی، آپس داری اور بھائی چارگی مزید مضبوط ہو سکے۔ جس سے بھارتیہ سماج پوری دنیا کے لئے ایک مثال بنے۔

اسی لئے مادری زبان کے عالمی دن کے موقع پر ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے کی ہم اپنی مادری زبان کا تحفظ کریں گے اور تحفظ صرف اور صرف اُردو کو لکھ پڑھ کر اور رسم الخط کو اختیار کر کے ہی کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں کوشش کرنا چاہئے کہ ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں اُردو کو بھی شامل کریں، اُردو پڑھیں، اُردو لکھیں اور اُردو بولیں۔

بے نظیر انصار ایجوکیشنل اینڈ سوشل ویلفیئر سوسائٹی
اوسیا رسورٹ (کوینس ہوم) کوہِ فضا، احمد آباد پیلیس روڈ،
بھوپال۔ ۴۶۲۰۰۱ (ایم۔ پی)

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

مندر میں چوری کی کوشش کرنے والا نوجوان واچ مین کے حملے میں جاں بحق

حیدرآباد 22 فروری (عصر حاضر نیوز) کشائی گوڑہ وینکٹیشوراسوامی مندر میں ایک غیر متوقع واقعہ پیش آیا۔ رنگیاہ (60) نامی شخص کشائی گوڑہ پولیس اسٹیشن کے تحت وینکٹیشورسوامی مندر میں چوکیدار کی ڈیوٹی پر تھا۔ رات گیارہ بجے ایک نوجوان مندر میں چوری کرنے آیا۔ مندر میں داخل ہوتے ہی نوجوان سیدھا ہنڈی کے پاس گیا اور اسے توڑنے کے لیے آگے بڑھا۔ رنگیا نے اسے دیکھا اور فوراً روکنے کی کوشش کی۔ اسی سلسلے میں مذکورہ نوجوان اور رنگایہ کے درمیان جھڑپ ہوئی۔ اس تصادم میں نوجوان کو سر کے پچھلے حصے پر شدید چوٹ آئی اور وہ خون میں لت پت نیچے گر کر جاں بحق ہوگیا۔ رنگیا نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی۔ مندر میں چوری کی کوشش کرنے والے چور پر واچ مین کی جانب سے لاٹھی سے حملہ کے نتیجہ میں چور ہلاک ہوگیا۔ صبح مندر کے ذمہ داروں نے اس چور کی لاش دیکھی جس پر وہ حیرت زدہ ہوگئے۔ بعد ازاں پولیس کو اطلاع دی گئی۔ پولیس نے واچ مین رنگیا کو حراست میں لے لیا ہے اور اس سے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔

لون ایپ کے ذمہ داروں کی ہراسانی کا شکار ایک شخص نے خودکشی کرلی

وجے واڑہ 22 فروری (ذرائع) لون ایپ کے ذریعہ فوری طور پر قرض کی فراہمی کے بعد زائد رقم کا مطالبہ کرتے ہوئے ایپ کے ذمہ داروں کی جانب سے کی گئی ہراسانی سے تنگ آکر اے پی میں ایک شخص نے

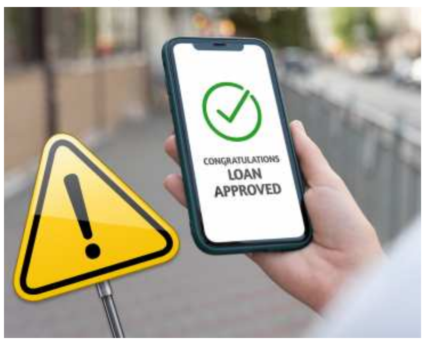

خودکشی کرلی۔ یہ واقعہ ضلع کرشنا کے آونی گڈہ علاقہ میں پیش آیا۔ ذرائع کے مطابق اس شخص کی شناخت وجئے واڑہ کی دودھ کی فیکٹری میں کام کرنے والے الکٹریشن محمد کے طور پر کی گئی ہے جس نے اس ایپ کے ذریعہ قرض حاصل کیا تھا۔ وہ قرض کی رقم ادا کر رہا تھا تاہم ایپ کے ذمہ داروں نے اس کو قابل اعتراض پیامات بھیجے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے فون میں موجود نمبرات پر فون کرتے ہوئے مزید رقم کا مطالبہ کیا۔ اس ہراسانی سے تنگ آکر اس شخص نے پھانسی لے کر خودکشی کرلی۔ اس کے پسماندگان میں بیوی کے علاوہ پانچ ماہ کا بیٹا بھی ہے۔ لون ایپس کی ہراسانی کے معاملات میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ پولیس اور عہدیداروں کی جانب سے انتباہ کے باوجود کئی افراد لون ایپس کا شکار بنتے جارہے ہیں۔ محمد کے خاندان کی شکایت پر پولیس نے اس سلسلہ میں ایک معاملہ درج کرکے جانچ شروع کردی۔

جرائم وحادثات

حیدرآباد - وجئے واڑہ آر ٹی سی بس ڈیوائیڈر سے ٹکرا کر الٹ گئی، 12 مسافرین زخمی

حیدرآباد 22 فروری (یو این آئی) آندھرا پردیش کے ضلع این ٹی آر میں آر ٹی سی بس الٹ گئی۔ اس حادثہ میں 12 مسافرین زخمی ہوگئے۔ یہ حادثہ ضلع کے چلاکالوٹول پلازہ کے قریب کل شب اُس وقت پیش آیا جب اچانک بس کی لائٹس کے بند ہونے کے سبب اس تیز رفتار بس کے ڈرائیور نے بریک لگایا، اس کے نتیجہ میں ڈرائیور نے اس بس کا توازن کھو دیا اور یہ بس ڈیوائیڈر سے ٹکرا کر الٹ گئی۔ اس حادثہ میں 12 مسافرین شدید زخمی ہوگئے جن کو علاج کے لئے قریبی جگیا پیٹ کے سرکاری اسپتال منتقل کیا گیا۔ دو مسافرین کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ اس حادثہ کے وقت بس میں 25 مسافرین سوار تھے۔ اس حادثہ کے بعد بس کے بقیہ مسافرین کو پولیس نے حیدرآباد جانے والی دوسری بس میں بٹھا دیا۔ ان مسافرین نے کہا کہ خراب سڑک بشمول سڑکوں پر گڑھوں اور خراب روشنی کے نتیجہ میں یہ حادثہ پیش آیا۔ پولیس نے اس خصوص میں ایک معاملہ درج کرکے جانچ شروع کردی۔ پولیس نے کرین کی مدد سے بس کو سڑک سے ہٹاتے ہوئے اس سڑک کو ٹریفک کیلئے بحال کرنے کے اقدامات کئے۔ اس حادثہ میں بس کو نقصان پہنچا۔ یہ بس آندھرا پردیش کے وجئے واڑہ سے حیدرآباد جارہی تھی۔ آر ٹی سی کے عہدیداروں نے اس معاملہ کی اپنے طور پر جانچ کا آغاز کردیا۔

وقارآباد میں دسویں جماعت کی طالبہ کی عصمت دری

وقارآباد: 22 فروری (اسٹاف رپورٹر) تلنگانہ کے ضلع وقارآباد میں دسویں جماعت کی طالبہ کی عصمت دری کا واقعہ پیش آیا۔ تفصیلات کے مطابق ضلع کے یالالا منڈل کے اسکول کے بچوں کو تفریح کے لئے لے جایا گیا تھا تاہم تفریح سے واپسی کے بعد طلبہ کے والدین کو طلب کرتے ہوئے ان کے بچوں کو اسکول سے لے جانے کی خواہش کی گئی تاہم پیرکم پلی تانڈہ اور ویراشٹی پلم گاوں سے تعلق رکھنے والی بعض طالبات اسکول میں ہی رک گئیں کیونکہ ان کے والدین ان کو لینے

کے لئے نہیں پہنچے جس پر اسکول کے ہیڈ ماسٹر نے پیرکم پلی تانڈہ سے تعلق رکھنے والے رگھوپتی سے خواہش کی کہ پانچ طالبات کو ان کے گھر چھوڑ دے۔ چار لڑکیوں کو ویراشٹی پلی گاوں میں ان کے مکانات کو چھوڑنے کے بعد ملزم نے سنسان علاقہ میں کار کو روکا اور اس طالبہ کی عصمت دری کی۔ اس نے اس واقعہ کی اطلاع کسی کو دینے پر اس کو جان سے مار دینے کی دھمکی دی۔ اس واقعہ کے بعد لڑکی بیمار پڑ گئی۔ اس نے تین دن بعد اپنی ماں کو اس واقعہ سے واقف کروایا جس کے بعد اس کی ماں نے فوری طور پر پولیس سے شکایت کی۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ایک معاملہ درج کرکے جانچ شروع کردی۔

کرناٹک: چنچولی بس اسٹینڈ سے چوروں نے آر ٹی سی بس کا ہی سرقہ کرلیا

گلبرگہ: کلیانہ کرناٹک روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن سے تعلق رکھنے والی ایک سرکاری بس منگل کو کرناٹک کے کالابورگی ضلع کے چنچولی بس اسٹینڈ سے چوری ہوگئی۔ مبینہ طور پر ملزمان بس اسٹینڈ پر گھوم رہے تھے اور صبح ساڑھے تین بجے پلیٹ فارم دو پر کھڑی بس کو لے کر فرار ہوگئے۔ سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کرنے کے بعد پولیس کو پتہ چلا کہ بس تلنگانہ کی طرف جارہی تھی۔ یہاں کی پولیس نے بدھ کو ریاست تلنگانہ کے ایک بس اسٹینڈ سے کلیانہ کرناٹک روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (KKSRTC) سے منسلک مسروقہ بس کا سراغ لگایا ہے۔ چور بس چھوڑ کر غائب ہوگیا تھا۔ پولیس کے مطابق، بیدر ڈپو سے منسلک بس بیئرنگ رجسٹریشن نمبر KA 38 F 971 منگل کو کالبرگی ضلع کے چنچولی بس اسٹینڈ سے چوری ہوگئی۔ بس کا ایک پہیہ تلنگانہ کے بھوکیلا سامندر کے قریب اننتارا ٹانڈہ کے قریب سڑک کے کنارے گڑھے میں پھنس گیا۔ ملزمان صبح سویرے بس سٹینڈ سے بس بھگا کر لے گئے تھے۔ یہ واقعہ اس وقت سامنے آیا جب ڈرائیور صبح بس اسٹینڈ پر آیا اور وہاں سے اپنی بس کو غائب پایا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں مسروقہ بس کو تانڈور کے راستے تلنگانہ کی طرف جاتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ کے کے ایس آر ٹی سی حکام کی جانب سے شکایت درج کرنے کے بعد بس کو ٹریک کرنے کے لیے دو خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ کے کے آر ٹی سی نے بیدر اور کالابوراگی میں بھی چار ٹیمیں تشکیل دی تھیں اور تلنگانہ میں بس کی تلاش شروع کی تھی۔ چنچولی پولیس نے بس چوری کرنے کی کوشش کرنے والے ملزم کی تلاش شروع کردی ہے۔ تفتیش جاری ہے۔

کھیل کی خبریں

اینڈرسن سب سے معمر ترین ٹیسٹ باؤلر بن گئے

دبئی، 22 فروری (ذرائع) انگلینڈ کے میڈیم تیز گیند باز جیمز اینڈرسن بدھ کو ٹیسٹ رینکنگ میں سب سے زیادہ معمر گیند باز بن گئے۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کی تازہ ترین درجہ بندی میں اینڈرسن نے 866 ریٹنگ پوائنٹس کے ساتھ آسٹریلیا کے کپتان پیٹ کمنز (858) کو پیچھے چھوڑ کر ٹاپ پوزیشن حاصل کرلی ہے۔ اینڈرسن

نے 40 سال 207 دن کی عمر میں یہ کارنامہ انجام دیا، وہ ٹاپ پر پہنچنے والے سب سے معمر بولر بن گئے۔ انگلینڈ کے سرفہرست باؤلر نے ماؤنٹ مونگانوئی ٹیسٹ میں اپنی ٹیم کی سات وکٹوں سے نیوزی لینڈ کے خلاف 267 رنز کی زبردست فتح میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ پہلی بار 2016 میں ٹیسٹ باؤلرز کی نمبرون رینکنگ پر پہنچے تھے، جب کہ 2018 میں انھیں دوسری بار نمبر ون ٹیسٹ بولر کا تاج پہنایا گیا۔ اینڈرسن نے سرفہرست ٹیسٹ باؤلر کے طور پر کمنز کے چار سالہ تسلط کو ختم کردیا ہے، لیکن وہ ہندوستان کے لیجنڈری آل راؤنڈر روی چندرن اشون سے زیادہ دور نہیں ہیں۔ آسٹریلیا کے خلاف بارڈر-گواسکر ٹرافی میں ان کی زبردست کارکردگی کی بدولت اشون 864 ریٹنگ پوائنٹس کے ساتھ دوسرے نمبر پر پہنچ گئے ہیں، جو اینڈرسن سے صرف دو پوائنٹس پیچھے ہیں۔ دریں اثنا، ہندوستانی آل راؤنڈر رویندرا جڈیجہ نے اپنی آل راؤنڈ کارکردگی کی بدولت آئی سی سی ٹیسٹ آل راؤنڈر رینکنگ میں کیریئر کی بہترین ریٹنگ 460 حاصل کرلی ہے۔ ٹیسٹ آل راؤنڈرز کی فہرست میں جڈیجہ اور اشون (329) بالترتیب پہلے اور دوسرے نمبر پر ہیں، جب کہ اکشر پٹیل (283) دو درجے ترقی کرکے دوسرے نمبر پر ہیں۔ جڈیجہ بھی چھ مقام کی چھلانگ لگا کر ٹیسٹ گیند بازوں کی فہرست میں نویں نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ وہ اشون اور جسپریت بمراہ (5ویں رینک) کے بعد ٹاپ 10 ٹیسٹ گیند بازوں میں تیسرے ہندوستانی ہیں۔

بلغاریہ میں 74ویں انٹرنیشنل باکسنگ ٹورنامنٹ میں شیوا اور حسام الدین کی آسان جیت کے ساتھ مہم کا آغاز

نئی دہلی، 21 فروری (ایجنسی) تجربہ کار باکسر شیوا تھاپا اور حسام الدین نے منگل کو بلغاریہ کے صوفیہ میں 74 ویں اسٹرینڈزا میموریل انٹرنیشنل

باکسنگ ٹورنامنٹ میں جیت کے ساتھ اپنی مہم کا آغاز کیا۔ شیوا تھاپا (63.5 کلو گرام) نے اپنے راؤنڈ آف 32 کے میچ میں فریڈرک جینسن لُنڈ گارڈ کا سامنا کیا اور جارحانہ انداز کے ساتھ مقابلہ شروع کیا۔ انہوں نے اپنے پہلے راؤنڈ میں ابتدائی برتری حاصل کرنے کے لیے اپنے حریف پر تیز چالیں دکھائیں اور کچھ تیز اسٹرائیکس کیں۔ دوسرا راؤنڈ بھی ہندوستانی باکسر کے حق میں گیا کیونکہ وہ اپنے حریف پر حاوی رہا۔ تھاپا نے اپنے تجربے اور بہترین مہارت کا استعمال کرتے ہوئے اپنے حریف کے حملوں کو چکمہ دیا۔ انہوں نے تیسرے راؤنڈ میں محفوظ فاصلہ رکھا۔ تھاپا نے میچ 5-0 سے جیتا اور ٹورنامنٹ کے اگلے راؤنڈ میں داخلہ حاصل کیا۔ دوسری جانب حسام الدین (57 کلو گرام) بھی پر اعتماد نظر آئے اور باؤٹ کے آغاز سے ہی چین کے لیو پنگ پر حاوی رہے۔ پورے مقابلے میں ہندوستانی باکسرز کا کنٹرول رہا۔ انہوں نے اپنے حریف پر درست مکے لگائے۔ انہوں نے ہر راؤنڈ میں اپنے چینی ہم منصب پر غلبہ حاصل کیا اور بالآخر 4-1 سے جیت کر پری کوارٹر میں جگہ بنالی۔

بھوانی کیڈیا ایک قومی چمپئن بن گئی اور وہ ریاست تلنگانہ کی جانب سے سنگلز ایونٹ XXV نیشنل ڈیف سینئر سپورٹس چیمپئن شپ میں گولڈ میڈل جیتنے والی پہلی ٹینس کھلاڑی بھی ہے۔ بھوانی، جو ایک بہری ہے، اور اس کی ایک آنکھ کی بینائی ہے۔ اجے مشرا، سابق اسپیشل سکریٹری، ٹی ایس، انڈین ریڈ کراس سوسائٹی کے چیئرمین بندی رمیش، بی آر ایس پارٹی کے ریاستی جنرل سکریٹری، کے ساتھ دیکھا محمد بی آر ایس پارٹی کے ترجمان خلیق الرحمن، والدین اور کوچ منگل کو حیدرآباد میں ایک اعزازی و باوقار تقریب منعقد کی گئی۔ تصویر: اسٹائل فوٹو سروس۔

ومبلڈن کے لیے روسی کھلاڑیوں پر سے پابندی ہٹائی جانے کی مجھے قوی امید ہے: علی بیک

بنگلورو، 21 فروری (ذرائع) روسی ٹینس کھلاڑی علی بیک کاچمزوف نے منگل کو امید ظاہر کی کہ آل انگلینڈ کلب روسی اور بیلاروسی کھلاڑیوں پر ومبلڈن میں شرکت سے پابندی ہٹالے گا۔ روس یوکرین جنگ کی وجہ سے کلب نے روسی اور بیلاروسی کھلاڑیوں پر پابندی لگا دی تھی۔ بنگلورو اوپن کے علاوہ علی بیک نے یہاں یو این آئی سے بات چیت میں کہا کہ ”یہ صرف ومبلڈن میں ہے کہ روس اور بیلاروس کے کھلاڑیوں کو کھیلنے کی اجازت نہیں ہے مجھے خوشی ہے کہ اے ٹی پی ہمیں کھیلنے کا موقع دے رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ (آل انگلینڈ کلب) مجھے کھیلنے کے مزید مواقع دیں گے“۔ انہوں نے کہا کہ سچ پوچھیں تو میں اخبار نہیں پڑھتا اور ٹی وی چینلز پر خبریں نہیں دیکھتا۔

غذائی تحفظ آج دنیا کا سب سے بڑا چیلنج، تمام ممالک کو مشترکہ طور پر کام کرنا ہوگا: جے شنکر

نئی دہلی، 22 فروری (ایجنسی) وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے کہا ہے کہ اس وقت دنیا کا سب سے بڑا چیلنج غذائی تحفظ ہونے والا

ہے اور اس سے نمٹنے کے لئے تمام ممالک کو مشترکہ طور پر کام کرنا ہوگا۔ ڈاکٹر جے شنکر نے منگل دیر شام سری نگر میں واقع شیر کشمیر یونیورسٹی آف ایگریکلچرل سائنسز اینڈ ٹکنالوجی کی طرف سے بین الاقوامی طلباء کے داخلے کے افتتاح کے موقع پر قومی دارالحکومت میں منعقدہ بین الاقوامی تعلیمی میلے کے پروگرام میں بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ وزیر خارجہ نے کہا، ''اگر مجھے موجودہ وقت کے کسی بڑے مسئلے کا انتخاب کرنا ہو تو ان میں غذائی تحفظ کا مسئلہ اہم ہے، یوکرین کی جنگ نے اس مسئلے کو مزید گھمبیر بنا کر ہمارے سامنے کھڑا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی پہل پر اقوام متحدہ نے 2023 کو موٹے اناج کا بین الاقوامی سال منانے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ بہت اہم ہے۔ اس کے نتائج نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا کے لیے ہیں۔ اس سال جی-20 چوٹی کانفرنس سے بھی ہم یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ غذائی تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ تمام ممالک مشترکہ کوششیں کریں۔ کیونکہ صدیوں سے ہم موٹے اناج پیدا کر رہے ہیں۔ اس کے لیے ایک نئی کوشش کی ضرورت ہے۔ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان، وزیر اعظم کے دفتر میں وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ، جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا اور انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز کے چیئرمین ونے سہسر بدھے نے بھی پروگرام میں شرکت کی۔ بین الاقوامی تعلیمی میلے کی پہل کے لیے یونیورسٹی کی تعریف کرتے ہوئے، ڈاکٹر جے شنکر نے کہا کہ تین سال قبل جموں وکشمیر میں تبدیلی کا عمل شروع ہوا تھا، جس کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا تھا کہ ترقی اور پیشرفت کے مکمل ثمرات جو بقیہ ہندوستان نے کئی برسوں سے حاصل کیا تھا، وہ جموں وکشمیر کے لوگوں کے لئے اب مکمل طور پر دستیاب ہے، بالخصوص نوجوانوں کے لیے۔ اس تناظر میں جموں وکشمیر کے لوگوں کا قومی دھارے میں شامل ہونا بہت ضروری تھا۔ ایسا کرنے سے وہ باقی ہندوستان اور بین الاقوامی مین اسٹریم سے جڑ جائیں گے۔

جب طلاق تمام مذاہب میں ہوتی ہے تو اسے مجرمانہ کیوں قرار دیا جاتا ہے؟

کیرالہ کے وزیر اعلی نے تین طلاق پر پابندی کی مذمت کی

تریوینتاپورم: 22رفروری (عصر حاضر) کیرالہ کے وزیر اعلی پنارائی وجین نے تین طلاق پر پابندی سے متعلق سوال اٹھاتے

ہوئے پوچھا کہ جب طلاق تمام مذاہب میں ہوتی ہے تو اسے مجرمانہ کیوں قرار دیا جاتا ہے۔ ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلی نے کہا کہ مختلف مذہبی پس منظر کے لوگ یہاں آئے ہوں گے۔ کانفرنس کے لیے کیا ہم ہر شخص کے لیے سزا کا الگ طریقہ استعمال کر سکتے ہیں؟ کسی مذہب کے ماننے والے کے لیے ایک قانون ہے اور دوسرے کے لیے دوسرا قانون ہے۔ کیا ہم تینوں کے معاملے میں یہی نہیں دیکھ رہے ہیں؟ جب کہ تینوں بڑے مذاہب کے لیے اپنی ناخوش بیویوں سے علاحدگی اختیار کرتے ہیں۔ کیرالہ کے وزیر اعلی پنارائی وجین نے کہا کہ تین طلاق کو جرم قرار دیا گیا تھا۔ طلاق تمام مذاہب میں ہوتی ہے۔ باقی سب کو دیوانی مقدمات کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ یہ صرف مسلمانوں کے لیے مجرمانہ جرم کیوں ہے؟ اگر طلاق دینا والا مسلمان ہے، تو اسے جیل بھیجا جاسکتا ہے۔ جب کہ دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہے۔ ہم سب ہندوستانی ہیں۔ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں اپنی شہریت اس لیے ملی کہ ہم ایک خاص مذہب میں پیدا ہوئے؟ کیا کبھی مذہب شہریت کی بنیاد رہا ہے؟

جامعہ ہمدرد کے کیمپس میں 25 فروری سے روزگار میلے کا انعقاد

دہلی: جامعہ ہمدرد کے احاطے میں بزنس اینڈ ایمپلائمنٹ بیورو اور ایسوسی ایشن آف مسلم پروفیشنل کے ذریعے مشترکہ طور پر 25 فروری تیسرا امیگا روزگار میلہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے لیے آن لائن رجسٹریشن مفت رکھا گیا ہے۔ اس بات کی جانکاری جامعہ ہمدرد میں ایک پریس کانفرنس کے دوران دی گئی۔ اس میلے میں ملک کی 88 معروف کمپنیاں شرکت کے لیے آرہی ہیں۔ گذشتہ سال روزگار میلے میں 14 ہزار افراد نے شرکت کی تھی جن میں سے چار ہزار افراد کو مختلف کمپنیوں کے ذریعے موقعے پر ہی ملازمت فراہم کی گئی۔ روزگار میلے کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے بزنس اینڈ ایمپلائمنٹ بیورو کے ایجوکیشنل سکریٹری شوکت مفتی نے کہا کہ اس بار روزگار میلے کے لئے بڑے پیمانے پر تیاریاں کی گئی ہیں، وزیر اعظم مودی کے ذریعے اسکل ڈیولپمنٹ کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی کوششیں جاری ہیں، جبکہ جامعہ ہمدرد کے بانی حکیم عبدالحمید نے سالوں پہلے اسکل ڈیولپمنٹ کو ترقی دینے کے لیے بزنس اینڈ امپلائیمنٹ بیورو کی بنیاد رکھی تھی۔ جس کے ذریعے غریب اور کمزور طبقے کے طلباء کو تربیت فراہم کرا انہیں ملازمت دلانے میں اہم کردار ادا کیا جا رہا ہے۔ ایسوسی ایشن آف مسلم پروفیشنلز کی جانب سے فاروق صدیقی نے بتایا کہ یہ ملک بھر میں ان کی طرف سے منعقد ہونے والا 74 روزگار میلا ہے، اس میلے کا مقصد دسویں جماعت سے لے کر گریجویشن تک کے طلبا کو ملازمت کے مواقع فراہم کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اب تک 88 کمپنیوں نے روزگار میلے میں حصہ لینے کی منظوری دی ہے جن میں بینک، ہسپتال اور ٹاٹا گروپ کمپنیاں شامل ہیں انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد غریب اور ضرورت مند لوگوں کی بہتری ہے، اور اسی مقصد کے لئے اس روزگار میلے کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔

بھارت ایک ہندو راشٹر ملک ہی ہے: مختار عباس نقوی

شرڈی: سابق مرکزی وزیر مختار نقوی نے گذشتہ روز دوپہر میں شرڈی میں سائی بابا کی آرتی میں شرکت کی۔ آرتی کے بعد ادارے کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر راہل جادھو نے مختار عباس نقوی اور ان کی بیوی کو سائی بابا کی مورتی تحفے میں دے کر انہیں مبارکباد دی۔ اس کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے نقوی نے دعویٰ کیا کہ بھارت ایک ہندو راشٹر ہی ہے۔ بھارت میں اسی تا نوے فیصد ہندو رہتے ہیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر لیڈر مختار عباس نقوی نے کہا کہ اس حقیقت سے کوئی اختلاف نہیں کرتا کہ یہاں ہندو برادری اکثریت میں ہے۔ اس لیے بھارت ہندو راشٹر رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ انتخابی مہم میں ووٹروں کو لبھانے کے لیے پانی، بجلی وغیرہ مفت دینے کا معاملہ کسی ایک پارٹی کا نہیں ہے۔ انتخابی اشتہارات میں مفت تقسیم کے یہ اعلانات ووٹ کے لیے ووٹرز کو لالچ دینے یا رشوت دینے جیسا ہے۔ اس لیے نقوی نے رائے ظاہر کی کہ اس پر قابو پایا جائے اور اس پر روک لگائی جانی چاہیے۔ مختار عباس نقوی نے کہا کہ انتخابی مہم کا آڈٹ ہونا چاہیے۔ الیکشن کے اعلان سے پہلے اور بعد میں اس پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے۔ بہت سی ریاستیں مفت تقسیم کے ذریعے قرض بڑھا رہی ہیں۔ سوشل میڈیا پر سائی بابا کے بارے میں کی جانے والی پوسٹس سے متعلق نقوی نے کہا کہ سوشل میڈیا پر اس طرح کی سرگرمی پر توجہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے سائی بابا کی مقبولیت اور ان کی ساکھ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم مودی بھی پوری دنیا میں مقبول ہیں۔ لیکن کچھ لوگ سوشل میڈیا کے ذریعے ان کے بارے میں غلط معلومات پھیلا رہے ہیں۔ اس کے باوجود ان مقبولیت اور اعتماد میں کمی نہیں آئی۔ ملک کے کچھ شہروں اور دیہاتوں کے نام تبدیل کیے جا رہے ہیں، جب کہ کچھ کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس پر بات کرتے ہوئے مختار عباس نقوی نے کہا کہ تاریخ سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کی جارہی ہے صرف تاریخ میں جو گیپ ہوا ہے اسے پُر کیا جا رہا ہے۔

سرنگیں تنگ، ٹرینیں چوڑی

ہسپانوی وزیر، کمپنی سربراہ مستعفی

اسپین کی سرکاری ریلوے کمپنی رینفے کے سربراہ اور ٹرانسپورٹ کے وزیر مملکت اپنے عہدوں سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ انہیں ڈھائی سو ملین یورو سے زائد مالیت کی ان ٹرینیوں کے آرڈر کے باعث تنقید کا سامنا تھا، جو معمول سے چوڑی نکلیں۔ اسپین کی سرکاری ٹرین کمپنی رینفے کے سربراہ ایسائیس ٹابواس اور وزیر مملکت برائے ٹرانسپورٹ ازابیل پاردو اپنے عہدوں سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان دونوں عہدیداروں نے اپنے استعفے 258 ملین یورو کی لاگت سے تیار کی جانے والی ریل گاڑیوں کے ڈیزائن میں نقص کے باعث ہونے والی تنقید کے بعد جمع کرائے۔ ان اعلیٰ عہدیداروں نے اپنے مستعفی ہونے کا اعلان پیر کے روز ٹرانسپورٹ کی خاتون وزیر راکیل سانچیز کی اسپین کی شمالی ریاستوں آسٹوریاس اور کینٹابریا کے صدور سے اس حوالے سے ملاقات سے کچھ دیر قبل کیا۔ ان کے استعفوں کے بعد اس سکینڈل سے منسلک ملازمتوں سے اب تک برطرف کیے گئے اور مستعفیٰ افراد کی تعداد چار ہو گئی۔ گزشتہ کئی روز سے ہسپانوی حکام کو نئی ریل گاڑیوں کی تیاری کے حوالے سے بڑھتی ہوئی تنقید کا سامنا رہا ہے۔ یہ ریل گاڑیاں اس قدر چوڑی ڈیزائن کی گئی ہیں کہ کچھ سرنگوں سے گزر نہیں پائیں گی اور اس نقص کے باعث ان کے تعمیر میں دو سال کی تاخیر ہو گی۔ پیر کو آسٹوریاس اور کینٹابریا کے صدور سے ملاقات کے دوران راکیل سانچیز نے ان ریل گاڑیوں کے ڈیزائن میں نقص اور کوتاہی کے حوالے سے وضاحت پیش کی۔

9/11 کے متاثرین افغان مرکزی بینک کی رقم کے حقدار نہیں: امریکی عدالت

نیویارک کے ایک وفاقی جج نے منگل کو فیصلہ سنایا کہ 11 ستمبر 2001 کے دہشت گرد حملوں کے متاثرین کے لواحقین افغانستان کے مرکزی بینک کے 5.3 بلین ڈالر کے فنڈز کے حقدار نہیں ہیں۔ نیویارک کے فیڈرل ریزرو بینک میں رکھے گئے اثاثے 15 اگست 2021 کو منجمد کر دیے گئے تھے۔ جب طالبان کابل میں داخل ہوئے اور امریکی حمایت یافتہ افغان حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ امریکی صدر جو بائیڈن نے ایک بیان میں کہا تھا کہ یہ رقم نائن الیون کے متاثرین کے خاندانوں کو فراہم کی جا سکتی ہے۔ متاثرہ خاندانوں کے ایک گروپ نے چند سال قبل نقصان کے ازالے لیے طالبان پر مقدمہ دائر کیا تھا اور جیت گئے تھے۔ اس کے بعد سے وہ افغان فنڈز کی ضبطی اور فیصلے کے تحت رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ تاہم نیویارک کے جنوبی ضلع کے جج جارج ڈینیئلز نے منگل کو کہا کہ افغانستان کے مرکزی بینک کی رقوم ضبط کرنا وفاقی عدالتوں کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔ ڈینیئلز نے 30 صفحات پر مشتمل ایک فیصلے میں وضاحت کی کہ ''مدعیان طے شدہ فیصلے کے تحت اور تاریخ کے بدترین دہشت گردانہ حملے کے نقصان کے لیے ازالے کے حقدار ہیں، لیکن وہ افغانستان کے مرکزی بینک کے فنڈز سے ایسا نہیں کر سکتے۔'' انہوں نے کہا کہ ''طالبان، نہ کہ سابق اسلامی جمہوریہ افغانستان یا افغان عوام، کو گیارہ ستمبر کے حملوں میں طالبان کی ذمہ داری کا جرمانہ ادا کرنا چاہیئے۔'' جج نے کہا کہ وہ فنڈز کی ضبطی میں آئینی طور پر رکاوٹ ہیں۔ کیونکہ اس کا مطلب طالبان کو افغانستان کی جائز حکومت کے طور پر تسلیم کرنا ہوگا۔ 2021 میں قبضے کے بعد سے، امریکہ سمیت کسی بھی ملک نے طالبان کو افغانستان کی آئینی حکومت تسلیم نہیں کیا۔ یہ فیصلہ گیارہ ستمبر کے متاثرین کے خاندانوں کے ساتھ ساتھ ان انشورنس کمپنیوں کے لیے بھی ایک دھچکا ہے جنہوں نے حملوں کی وجہ سے ادائیگیاں کی تھیں۔ گیارہ ستمبر 2001 کو نیویارک کے ٹوئن ٹاورز، واشنگٹن ڈی سی میں پینٹاگون اور پنسلوانیا کے ایک میدان میں ہائی جیک کیے گئے چار طیارے ٹکرا جانے سے 2900 سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اس وقت کے صدر جارج ڈبلیو بش نے جواباً افغانستان پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں امریکی حمایت یافتہ حکومت اور طالبان کے درمیان دو دہائیوں تک جنگ جاری رہی۔

ترکیہ میں دوسرے زلزلے سے چھ ہلاک، 'جو بچا تھا وہ بھی گیا'

ترکیہ اور شام میں پیر کی رات آنے والے دوسرے زلزلے میں چھ افراد ہلاک ہوئے ہیں جس کے بعد دونوں زلزلوں میں مرنے والوں کی تعداد 47 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے روئٹر نے سی این این کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ چھ اعشاریہ چار شدت کے زلزلے کے جھٹکے ترکیہ کے شہر انطاکیہ اور شام کے سرحدی علاقے کے علاوہ مصر اور لبنان تک محسوس کیے گئے۔ یورپی سسمالوجیکل سینٹر کا کہنا ہے کہ زلزلے کی گہرائی 10 کلومیٹر تک تھی۔ سی این این کی نئی فوٹیج میں دیکھا جا سکتا ہے کہ ریسکیو ورکرز زلزلے سے متاثر ہونے والی ایک عمارت میں سیڑھی کے ذریعے داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں جس میں لوگ پھنسے ہوئے تھے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ زلزلہ اس وقت آیا جب لوگ پہلے سے تباہ شدہ عمارتوں نے اپنا سامان نکال رہے تھے۔ ترکیہ کے وزیر صحت فاہریتن کوکا کا کہنا ہے کہ پیر کی رات آنے والے زلزلے میں 294 افراد زخمی ہوئے ہیں جن میں سے 18 شدید زخمی ہیں جنہیں ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ ڈیزاسٹر اینڈ ایمرجنسی مینیجمنٹ اتھارٹی کا کہنا ہے کہ سمنداگ میں ایک شخص کی ہلاکت ہوئی ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا کہ پچھلے زلزلے سے بچ جانے والی کچھ عمارتیں بھی منہدم ہوئی ہیں اور ہر طرف ملبہ ہی دکھائی دے رہا ہے۔ مونا العمر نے کا کہنا ہے کہ وہ اس وقت انطاکیہ کی خیمہ بستی میں تھیں جب زمین پھر سے ہلنا شروع ہوئی۔ 'مجھے لگا کہ میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل رہی ہے۔' وہ اپنے سات سالہ بچے کو اٹھائے بہت خوفزدہ دکھائی دے رہی تھیں۔ ترک انتظامیہ کا کہنا ہے کہ مرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے کیونکہ تین لاکھ 85 ہزار سے زائد اپارٹمنٹس تباہ ہوئے ہیں جبکہ بڑی تعداد میں لوگ لاپتہ بھی ہیں۔ ترک صدر طیب اردوغان کا کہنا ہے کہ 11 صوبوں میں تباہ ہونے والے 20 لاکھ کے قریب اپارٹمنٹس کی دوبارہ تیاری کا کام اگلے مہینے سے شروع ہو گا۔ اے ایف پی کے ایک رپورٹر نے بتایا کہ زلزلے کے بعد خوف ہراس کے مناظر تھے اور زلزلے کے جھٹکوں کے بعد تباہ شدہ شہر میں گرد و غبار کے بادل اٹھتے دیکھے گئے۔ زلزلے میں زخمی ہونے والوں کو مدد کے لیے پکارتے ہوئے دیکھا گیا۔ متاثرہ عمارتوں کی دیواریں گر گئیں۔ آفاد کے مطابق 6 فروری کے 8.7 شدت کے تباہ کن زلزلے کے بعد ترکیہ اور شام میں چھ ہزار سے زائد آفٹر شاکس محسوس کیے گئے ہیں۔

گوٹیریس نے مالی میں امن دستوں پر حملے کی مذمت کی

اقوام متحدہ 22رفروری (ایجنسی) اقوام متحدہ کے سکریٹری

جنرل انٹونیو گوٹیریس نے منگل کو مالی میں اقوام متحدہ کے امن مشن کے قافلے پر حملے کی سخت مذمت کی۔ حملے میں سینیگل کے تین فوجی شہید اور پانچ زخمی ہو گئے۔ مسٹر گوٹیرس کے ترجمان اسٹیفن دوجارک نے یہ اطلاع دی۔ مسٹر دوجارک نے ایک بیان میں کہا کہ مسٹر گوٹیریس نے سینیگل کی حکومت اور عوام کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کیا اور متاثرین کے اہل خانہ کے ساتھ گہری تعزیت کا اظہار کیا اور زخمی امن فوجیوں کی جلد اور مکمل صحت یابی کی خواہش کی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ سکریٹری جنرل مالی حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس حملے کے مرتکب افراد کی شناخت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں تا کہ متاثرین کو انصاف دلایا جا سکے۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

ڈاکٹر کلیم عاجز ۔ اب نہ آئے گا نظر ایسا کمالِ علم و فن

تحریر: محمد عمرین محفوظ رحمانی

حضرت کلیم عاجز سفر آخرت پر روانہ ہو گئے، خواص غم و الم میں ڈوب گئے، عوام نے جانا، ''کوئی شاعر مر گیا'' انہیں کون بتائے کہ یہ صرف ایک شاعر کی موت نہیں ایک دبستان شعری کا خاتمہ ہے، حیات تمام ہوئی بساط زندگی لپیٹ دی گئی، ایک شریف، باخدا، خادم خلق انسان رخصت ہوا اس شان کے ساتھ کہ

اس کے اٹھتے ہی دگر گوں رنگ محفل ہوگیا
کوئی نالاں کوئی گریاں کوئی بسمل ہوگیا

''میر کے سے انداز میں نغمہ زنی'' کا دور مکمل ہوا، زخمی سینے، مجروح دل کے ساتھ لبوں پر مسکراہٹ سجائے رکھنے والا درد مند انسان اٹھ گیا، درد دل کو شاعری، اور شاعری کو غم زمانہ بنا کر وہ رخصت ہوا جس کی کمی عرصہ دراز تک محسوس کی جائے گی، اور جس کے فکر و فن سے دنیا تا دیر فائدہ اٹھاتی رہے گی۔

یہ دور مبالغہ آرائی سے پُر ہے، دوکانوں سے لے کر میخانوں تک، مشاعروں سے لے کر درسگاہوں تک مبالغے اور مدح و تعریف میں افراط کا منظر دیکھنے کو ملتا ہے

چھوٹے سے چھوٹا شاعر بھی ''اقبال ثانی'' ہے کہیں کوئی ''شاعر انقلاب'' بھی مل جائے گا اور دو چار ''شہنشاہ تغزل'' بھی ''سر راہے'' مل سکتے ہیں۔ اس میں تلاش و جستجو کی بھی شرط نہیں ہے مگر یہ بات مبالغے پر محمول نہیں کی جاسکتی ہے کہ حضرت کلیم عاجز اس عہد کے باکمال، قادر الکلام، منفرد لب و لہجہ اور خوبصورت رنگ و آہنگ کے شاعر تھے۔ وہ رخسار و کاکل اور گل و بلبل والے اشعار ضرور کہتے تھے اور شاید سطحی نظر والے ان کے شعروں میں اپنے پست جذبات کی ترجمانی، اور'' اپنے آپ پر گذرے ہوئے'' کی عکاسی پاتے ہوں اور دل ہی دل میں خوش ہو لیتے ہوں مگر اہل نظر بخوبی جانتے مانتے اور اظہار و اعتراف کرتے ہیں کہ کلیم عاجز کی شاعری دکھی دلوں کی فریاد ※ اور زخمی انسانوں کی آہ اور کراہ ہے وہ گلستاں کے پر بہار، خوشبو اور پھولوں کی بات کرتے ہیں لیکن کانٹوں کی چبھن، زخموں کی کسک، اور دلوں میں رہ رہ کر اٹھنے والی اس ٹیس کے ساتھ جو جان لیوا تو نہیں جاں سوز ضرور ہے، کہتے ہیں:

یہ پکار سارے چمن میں تھی وہ سحر ہوئی وہ سحر ہوئی
مرے آشیاں سے دھواں اٹھا تو مجھے بھی اس کی خبر ہوئی
مجھے کیا اگر ترے دوش سے تری زلف تا بہ کمر ہوئی
کہ میں ایسا خانہ خراب ہوں کبھی چھاؤں میں نہ بسر ہوئی

یہ دو اشعار بھی ملاحظہ فرمائیں

میں نگاہ باغباں میں کوئی اور ہوگیا ہوں
ابھی دو چار دن ہوئے ہیں کہ جلا ہے آشیانہ
تجھے اے غم محبت ادھر آ گلے لگا لوں
نہ ترا کہیں گذر ہے نہ مرا کہیں ٹھکانہ

اپنی شاعری کے ابتدائی دور میں انہوں نے کہا تھا:

مجھے اس کا کوئی گلہ نہیں کہ بہار نے مجھے کیا دیا
تری آرزو تو نکال دی ترا حوصلہ تو بڑھا دیا
تو ستم نے تیرے ہر اک طرح مجھے ناامید بنا دیا
یہ مری وفا کا کمال ہے کہ نباہ کرکے دکھا دیا
کوئی بزم ہو کوئی انجمن یہ شعار اپنا قدیم ہے
جہاں روشنی کی کمی ملی وہیں اک چراغ جلا دیا

شاعری کلیم عاجز کا شوق نہیں، ان پر بیتتے ہوئے حالات کی صدائے بازگشت ہے اسی لئے اس میں درد ہے، سوز ہے، گداز ہے دلوں کو بیقرار اور آنکھوں کو اشکبار کر دینے کی صلاحیت اور پتھر دل کو موم بنا دینے کا وصف بھی، انکی شاعری کی جائے ولادت آسائشوں سے لبریز اور خوشبو سے معطر کمرے کی خوبصورت میز نہیں ہے بلکہ ضلع نالندہ کی ستم رسیدہ بستی، تلہاڑہ کا وہ کنواں ہے جس میں ۱۹۴۶ء کو ان کی شہید والدہ اور چھوٹی بہن کے بے گور و کفن لاش پھینک دی گئی تھی۔

ظالموں نے ۱۹۴۶ء تلہاڑہ میں بقرعید کے دن خون کی ہولی کھیلی، آٹھ سو مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارا، شہادت پانے والوں میں کلیم عاجز صاحب کی مشفق ماں اور محبت کرنے والی چھوٹی بہن کے علاوہ کئی قریبی رشتہ دار بھی تھے، گاؤں کا کنواں گاؤں والوں کو پانی دیتے دیتے خود بہت پیاسا ہو چکا تھا، اس لئے بے گناہوں کے خون سے اس کی پیاس مٹائی گئی، عزت کو جان سے زیادہ عزیز رکھنے والی باغیرت عورتوں نے خود ہی کنویں میں چھلانگ لگا دی کہ ''جان جائے تو جائے گوہر عصمت تو محفوظ رہے''، شاید ان ہی میں کلیم عاجز کی چھوٹی بہن بھی تھی جس نے چند دن پہلے ہی پٹنہ اسٹیشن پر اپنے ''بھیا'' سے رخصت لی تھی اور آنسوؤں کے ساتھ انہیں الوداع کہہ کر اپنے گاؤں کی طرف چل پڑی تھی اور وہاں پہونچ کر جو ہوا، وہ غم انگیز اور روح فرسا ہے، مشفق پیاری بہن، رشتے دار، اعزا، اقارب اور گاؤں کے لوگوں کی موت نے ایک شاعر کو جنم دیا اور اس نے اپنی غم انگیز شاعری کے ذریعہ چھ دہائیوں تک اس کرب انگیز حادثے کی یاد تازہ رکھی اور آپ بیتی کو جگ بیتی بنا کر تاریخ میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دی۔

وہ جو شاعری کا سبب ہوا ، وہ معاملہ بھی عجب ہوا
میں غزل سناؤں اس لئے کہ زمانہ اس کو بھلا نہ دے

☆......☆......☆

مرا حال دل پوچھ کے ہم نشیں مرے سوز دل کو ہوا نہ دے
بس یہی دعا میں کروں ہوں اب کہ یہ غم کسی کو خدا نہ دے
یہ جو زخم دل کو پکائے ہم ، لئے پھر رہے ہیں ہیں چھپائے ہم
کوئی ناشناس مزاج غم کہیں ہاتھ اس کو لگا نہ دے

☆......☆......☆

جو قطرے لہو کے نہ آنکھوں سے ٹپکے
بنے ہیں وہ اشعار میری غزل کے

☆......☆......☆

شکر یہ ہے کہ میں احسان فراموش نہیں
عمر بھر اس کا بخشا ہوا غم یاد رہا

☆......☆......☆

مری شاعری میں نہ رقص جام ہے نہ مئے کی رنگ فشانیاں
وہی دکھ بھروں کی حکایتیں ،وہی دل جلوں کی کہانیاں
یہ جو آہ و نالہ و درد ہیں کسی بے وفا کی نشانیاں
یہی میرے دن کے رفیق ہیں یہی میری رات کی رانیاں
یہ میری زباں پہ غزل نہیں میں سنا رہا ہوں کہانیاں
کہ کسی کے عہد شباب پر مٹی کیسی کیسی جوانیاں
کبھی آنسوؤں کو سکھا گئیں میرے سوزِ دل کی حرارتیں
کبھی دل کی ناؤ ڈبو گئیں مرے آنسوؤں کی روانیاں

کلیم عاجز بڑے شریف النفس انسان تھے ان کی شرافت تھی کہ اتنے بڑے غم سے حادثے کا شکار ہو کر انہوں نے نفرت اور انتقام کی راہ نہیں اپنائی ، ستم سہا خود ستم پیشہ نہ بنے، جلے جلتے رہے، روئے، رلاتے رہے، اور غم جاناں کی آڑ میں غم زمانہ سناتے رہے، وہ درد مند انسان تھے، اور ستم رسیدہ بھی، اس لئے دوسروں پر ہونے والا ظلم بھی خوب محسوس کرتے تھے اور پھر اپنے قلم کو تیر و نشتر اور سنان و خنجر بنا کر ظالموں کے سینے میں چبھو دیتے تھے اس مہارت کے ساتھ کہ تیر آر پار نہ ہو درمیان میں ہی اٹکا رہے، محترمہ اندرا گاندھی کو خطاب کر کے انہوں نے کہا تھا

تو امام شہر ستمگراں میں گدائے کوچۂ عاشقاں
تو امیر ہے تو بتا مجھے، میں غریب ہوں تو بُرا ہے کیا
تو جفا میں مست ہے روز و شب، میں کفن بدوش و غزل بلب
تیرے رعب حسن سے چپ ہیں سب، میں بھی چپ رہوں تو بُرا ہے کیا
ابھی تیرا عہد شباب ہے، ابھی کیا حساب و کتاب ہے
ابھی کیا نہ ہوگا جہان میں ابھی اس جہاں میں ہوا ہے کیا

☆☆☆

میرے ہی لہو پر گزر اوقات کرو ہو
مجھ سے ہی امیروں کی طرح بات کرو ہو
دن ایک ستم ایک ستم رات کرو ہو
وہ دوست ہو دشمن کو مات کرو ہو
ہم کو جو ملا ہے وہ تمہیں سے تو ملا ہے
ہم اور بھلا دیں تمہیں کیا بات کرو ہو
دامن پہ کوئی چھینٹ نہ خنجر پہ کوئی داغ
تم قتل کرو ہو کہ کرامات کرو ہو
رکھنا ہے کہیں پاؤں تو رکھو ہو کہیں پاؤں
چلنا ذرا آیا ہے تو اترائے چلو ہو
مئے میں کوئی خامی ہے نہ ساغر میں کوئی کھوٹ
پینا نہیں آئے ہے تو چھلکائے چلو ہو
زلفوں کی تو فطرت ہی ہے لیکن مرے پیارے
زلفوں سے زیادہ تمہیں بل کھائے چلو ہو

☆☆☆

جناب کلیم عاجز کی خاص خوبی زبان پر غیر معمولی قدرت ہے، وہ بڑی سبک اور رواں اردو میں نظم اور غزل کہتے ہیں، نپے تلے الفاظ میں واضح فکر پیش کرتے ہیں وہ دقیق الفاظ سے سامع و قاری کو مرعوب نہیں کرتے، نہ کوئی گہرا فلسفہ ہی بیان کرتے ہیں، جو کچھ کہنا صاف صاف بغیر ابہام و اغلاق کے کہہ گزرتے ہیں، متذکرہ بالا خوبیوں کی جامع ان کی ''منظوم دعا'' ہے۔

رات جی کھول کر پھر میں نے دعا مانگی ہے
اور اک چیز بڑی بیش بہا مانگی ہے
اور وہ چیز نہ دولت نہ مکاں ہے نہ محل
تاج مانگا ہے نہ دستار و قبا مانگی ہے
نہ تو قدموں کے تلے فرش گہر مانگا ہے
اور نہ سر پر کلہ بال ہما مانگی ہے
نہ شریک سفر و زاد سفر مانگا ہے
نہ صدائے جرس و بانگ درا مانگی ہے
نہ سکندر کی طرح فتح کا پرچم مانگا
اور نہ مانند خضر عمر بقا مانگی ہے
نہ کوئی عہدہ نہ کرسی نہ لقب مانگا ہے
نہ کسی خدمت قومی کی جزا مانگی ہے
نہ تو مہمان خصوصی کا شرط مانگا ہے
اور نہ محفل میں کہیں صدر کی جا مانگی ہے
مے کدہ مانگا نہ ساقی نہ گلستاں نہ بہار
جام و ساغر مئے ہوش ربا مانگی ہے
محفل عیش نہ سامانِ طرب مانگا ہے
چاندنی رات نہ گھنگھور گھٹا مانگی ہے
نہ تو منظر کوئی شاداب و حسیں مانگا ہے
نہ صحت بخش کوئی آب و ہوا مانگی ہے
بانسری مانگی نہ طاؤس نہ بربط نہ رباب
نہ کوئی مطربہ شیریں نوا مانگی ہے
چین کی نیند نہ آرام کا پہلو مانگا
بخت بیدار نہ تقدیر رسا مانگی ہے
نہ تو اشکوں کی فروانی سے مانگی ہے نجات
اور نہ اپنے مرض دل کی شفا مانگی ہے
نہ غزل کے لئے آہنگ نیا مانگا ہے
نہ ترنم کی نئی طرزِ ادا مانگی ہے
سن کے حیران ہوئے جاتے ہیں ارباب چمن
آخرش کون سی پاگل نے دعا مانگی ہے
آترے کان میں کہہ دوں اے نسیمِ سحری
سب سے پیاری مجھے کیا چیز ہے کیا مانگی ہے
وہ سراپائے ستم جس کا میں دیوانہ ہوں
اس کی زلفوں کے لئے بوئے وفا مانگی ہے

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

حقانی القاسمی ''کتاب کائنات'' کے آئینے میں

اسامہ ارشاد معروفی قاسمی

حقانی القاسمی اردو کے معروف ادیب و نقاد، صحافی اور تبصرہ نگار ہیں، ان کا تعلق بہار کے ضلع ارریہ سے ہے، ان کی پیدائش ۲۶ر جنوری ۱۹۷۰ء کو ارریہ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گاؤں کے مدرسہ اور سرکاری مڈل اسکول میں حاصل کی، اس کے بعد بالترتیب ''مطلع العلوم'' بنارس، جامعہ اسلامیہ ریوڑی تالاب بنارس اور دارالعلوم دیوبند سے فضیلت کے ساتھ تکمیل ادب عربی کا کورس بھی مکمل کیا۔ اور پھر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ آگئے اور یہاں سے عربی میں ایم اے اور ''ایم فل'' کی ڈگریاں حاصل کیں، اس کے بعد گردش دوراں اور غم روزگاری کی وجہ سے موصوف کی ''پی ایچ ڈی'' ہوتے ہوتے رہ گئی جس کا انھیں ابھی تک افسوس ہے۔ علی گڑھ سے نکلنے کے بعد اردو کے بہت سے اخبارات سے ان کی وابستگی رہی، جن میں ہفت روزہ ''اخبارِ نو'' ہفت روزہ ''نئی دنیا'' قابل ذکر ہیں، ان کے علاوہ مجلہ ''استعارہ'' کی ادارت بھی کی۔ فی الحال ان کی ادارت میں یک موضوعی مجلہ ''انداز بیاں'' شائع ہو رہا ہے، جس کا شمارہ ''میڈیکل ڈاکٹروں کی ادبی خدمات'' بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ کتابوں کی بات کی جائے تو موصوف کی اب تک درجن بھر کے قریب کتابیں شائع ہو کر خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ جن میں ''طواف دشت جنوں'' ادب کولاژ، تنقیدی اسمبلاژ، رینو کے شہر میں، خوشبو رنگ روشنی، تکلف برطرف، بدن کی جمالیات، شکیل الرحمن کا جمالیاتی وجدان، اور ''دارالعلوم دیوبند کا ادبی شناخت نامہ'' وغیرہ شامل ہیں۔

زیر نظر کتاب ''کتاب کائنات'' معروف تبصرہ نگار حقانی القاسمی کے علمی و معنی خیز تبصرے و تقاریظ کا مجموعہ ہے، جس کے مرتب محترم رضوان احمد ہیں۔ اللہ نے مرتب کو تحقیق و تصنیف کا عمدہ ذوق عطا کیا ہے، انھوں نے اس کتاب کو بڑی محنت و لگن اور ادبی سرمایہ کی حفاظت کے جذبہ کے تحت مرتب کیا ہے جس کے لیے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ حقانی القاسمی کو مختلف اخبارات و رسائل سے وابستگی کے دوران مختلف موضوعات کی کتابوں پر تبصرے لکھنے کا موقع ملا۔ ''فکشن، شاعری، مذہبیات، تصوف، طب، سائنس، فلم، عالمی ادبیات، تحقیق و تنقید، اخبارات و رسائل سبھی موضوعات پر لکھا اور خوب لکھا۔

''کتابِ کائنات'' کا آغاز پروفیسر مناظر عاشق ہرگانوی کے مقدمہ سے ہوتا ہے، جس میں انھوں نے حقانی القاسمی کی تبصرہ نگاری کو تبصرہ کے اصول و منہج کے نظریہ سے دیکھنے اور پرکھنے کی کوشش کی ہے۔ پھر ''عرض مرتب'' کے عنوان سے رضوان احمد کی طویل و تفصیلی تحریر شامل ہے، جس میں موصوف نے تبصرہ نگاری کی اہمیت و افادیت کے ساتھ حقانی القاسمی کی تبصرہ نگاری پر بھرپور گفتگو کی ہے، نیز قدآور نقادوں کی آرا شامل کر کے اپنی تحریر کو مزید مدلل اور جامع بنا دیا ہے۔ مرتب کی تحریر کے بعد حقانی القاسمی کے جن کتابوں پر تبصرے و تقاریظ شامل ہیں ان میں تحقیق و تنقید کے موضوع پر ۲۲ر کتابیں، فکشن و افسانہ کے تحت ۶ر کتابیں، تذکرہ و سوانح کے موضوع پر ۴ر کتابیں، ۳ر رسائل و جرائد، تراجم و تبصرہ کی ۳ر کتابیں، شاعری کے موضوع پر مختلف شعرا کے ۱۸ر شعری مجموعے، تاریخ کے موضوع پر ۳ر کتابیں، ایک صحافت کے موضوع پر اور ''مضامین'' عنوان کے تحت تین کتابوں پر تبصرے شامل ہیں۔ یعنی مجموعی طور پر کتاب میں کل ۶۳ر تبصرے و تقاریظ شامل ہیں۔ تحقیق و تنقید کی جن بائیس کتابوں پر تبصرے موجود ہیں، ان میں خلیل الرحمن اعظمی، عبدالقادر سروری، پروفیسر محمد علی اثر، محبوب راہی، امام اعظم، اجے مالوی، یوسف رام پوری، فاروق اعظم قاسمی اور ڈاکٹر وسیم راشد سمیت کئی تنقید نگاروں کی کتابیں شامل ہیں، اسی طرح دیگر موضوعات میں پروفیسر اسلم جمشید پوری، فاروق ارگلی، سہیل انجم، ارتضی کریم، نایاب حسن قاسمی، چندر بھان خیال، عبدالرحمن ابن خلدون مشاہدالاسلام، وقار مانوی، شکیل جمالی، پرویز اشرفی اور حامد رضا صدیقی وغیرھم کی کتابیں شامل ہیں۔

حقانی القاسمی کے تبصرے و تنقید کے مطالعہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے کتابوں کے بسیط مطالعے کے بعد تبصرے لکھے ہیں، ان کی تنقید نگاری کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ استفادہ اور مطالعہ و تحقیق کے معاملے میں اپنے ذہن و فکر کو وا رکھتے ہیں، وہ اپنی رائے کے اظہار میں اپنے تعمیری و اخلاقی نقطۂ نظر اور متوازن و معتدل رویے سے دامن کش نہیں ہوتے۔ دوسرے یہ کہ حقانی القاسمی کی زبان و بیان کو منفرد مقام حاصل ہے، ان کی تحریر میں فطری پن اور بے ساختگی ہے، وہ باتوں کو الجھاؤ کے بغیر پیش کرتے ہیں، ان کے تبصروں سے فن پارے کی پیچیدہ گرہیں کھلتی ہیں، وہ محض الفاظ کی بازی گری پر نظر نہیں رکھتے؛ بلکہ فن پارے کے لغوی معانی، استعاراتی معانی، علامتی مفاہیم، رموز معانی، گویا ایک معنیاتی کائنات وضع کرتے ہیں، ان کا تنقیدی شعور بیدار ہے وہ ادبی فن پاروں کے داخلی و خارجی پہلوؤں پر گہری نظر رکھتے، ان کا تنقیدی عمل الجھاؤ اور غیر ضروری بیانات سے مبرا ہوتا ہے۔ حقانی القاسمی ایک انٹرویو میں اپنے تنقیدی نظریہ کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

''میرے سامنے تنقید کا کوئی منہج اور معیار نہیں رہا اور نہ میں نے تنقیدی مقدمات اور اصولوں پر مبنی کتابیں پڑھی ہیں اسی لیے مجھے وہ تنقیدی زبان نہیں آتی جو جامعات میں رائج ہے۔ میں تخلیقی متون سے براہ راست رشتہ قائم کر کے لکھتا ہوں اس لیے اس کی تھوڑی بہت کیفیت میری تحریر میں بھی آجاتی ہے جسے بعض لوگ تخلیقی تنقید بھی کہنے لگے ہیں۔ میں بوجھل ثقیل بے معنی تنقیدی اصطلاحات اور کلیشے سے گریز کرتا ہوں اور کوشش ہوتی ہے کہ میری تحریر میں تخلیق کا انش اور آہنگ شامل ہو جائے۔ آپ اسے کوئی بھی نام دے سکتے ہیں۔ مجھے ناموں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لوگ اسے تنقید سمجھیں یا تخلیق مجھے تو لفظوں کے ذریعہ اپنے جذبات و احساسات اور خیالات کا اظہار کرنا ہے۔ اگر یہ اظہار ترسیل میں کامیاب ہے تو پھر کسی طرح کی تخصیص بے معنی ہے۔'' (سائل: ڈاکٹر غلام نبی کمار)

پروفیسر مناظر عاشق ہرگانوی کے بقول: ''حقانی القاسمی کے تبصرے مختلف جہتوں سے آگاہی پہنچاتے ہیں، گہری علمیت کا ثبوت دیتے ہیں۔ زبانہائے معنیاتی پہلو سے نیا رشتہ جوڑ کر معانی کو نئی سمت دیتے ہیں اور بیان کے اسرار سے مفہوم کو اعتماد بخشتے ہیں، ان کے تبصرے تفصیلی ہوتے ہیں جن میں انفرادیت کے واضح نقوش ملتے ہیں۔'' (صفحہ ۱۹) اسی طرح کتاب کے مرتب رضوان احمد لکھتے ہیں:

''حقانی القاسمی کے تبصروں کا اختصاص یہ ہے کہ وہ کتاب کی ایک ایک سطر سے اپنی آنکھ کا رشتہ قائم کرتے ہیں اور اپنے ذہن کی میزان پر ان سطروں کو پرکھتے ہیں۔ اس کے بعد کسی نتیجے کا استخراج کرتے ہیں۔ وہ کتاب میں مکمل طور پر ڈوب کر تبصرے لکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ کمزور کتابوں میں بھی گوہرِ تابدار تلاش کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ ان کے تبصرے کا انداز معاصر تبصرہ نگاروں سے الگ ہے۔ وہ ہر تبصرے میں ایک نئی تکنیک اپنانے یا ایک نیا تجربہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے پاس تبصرے کا کوئی بنا بنایا فارمیٹ نہیں۔'' (صفحہ ۳۰)

حقانی القاسمی معروف ناقد مرحوم خلیل الرحمن اعظمی کی کتاب ''ترقی پسند ادبی تحریک'' پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ترقی پسند ادبی تحریک'' پر وسیع المطالعہ اور باخبر ناقد خلیل الرحمن اعظمی مرحوم کی یہ کتاب حوالہ جاتی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے مشمولات سے اختلاف ممکن ہے مگر کتاب کے معروضات کو مکمل طور پر مسترد بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ترقی پسند تحریک کے تمام تر تناظرات کا احاطہ اس کتاب میں کیا گیا ہے اور مصنف کے بقول معروضی اور تحقیقی طریق کار اختیار کیا گیا ہے اور اہم تحریروں اور دستاویزات کی روشنی میں نتائج کا استخراج کیا گیا ہے۔'' (صفحہ ۵۰)

اسی طرح معروف فکشن نگار ڈاکٹر اسلم جمشید پوری کی کتاب ''کولاژ'' پر لکھتے ہیں:

''فنی اور فکری سطح پر اسلم جمشید پوری کامیاب ہیں۔ کہیں بھی ابلاغ ترسیل کے المیہ کا شکار نہیں ہوا اور نہ ہی وہ اپنی فکر کے صراط مستقیم سے ہٹے ہیں۔ افسانچے جیسی صنف میں inner equilibrium (داخلی توازن) کو برقرار رکھنا بہت بڑی بات ہے ورنہ آج کے انتشاری عہد میں بات کو بھٹکتے دیر نہیں لگتی۔ اختصار کے باوجود کہیں بھی افسانچے کی تلازمی ساخت مجروح یا متاثر نہیں ہوئی ہے، یہ بھی ان کے فنی کمال کا ثبوت ہے۔'' (صفحہ ۲۳۲)

حاصل یہ کہ حقانی القاسمی کا ذہن بہت صاف اور ستھرا ہے اس لیے ان کا تنقیدی نظریہ بھی بہت واضح اور روشن ہے، ان کی تنقید میں محض تاثر اور لفاظی نہیں ہوتی؛ بلکہ ان کے پاس اپنی تجزیاتی فکر ہے، جس کی مدد سے وہ فن پاروں کے حسن و قبح کی چھان پھٹک کرتے ہیں، ان کی عبارت مبہم اور پیچیدہ نہیں ہوتی، ان کی گرفت نہ صرف ان کی گہری اور تنقیدی نظر کی عکاس ہے؛ بلکہ ان کی صالح فکر کی بھی غماز ہے۔ حقانی صاحب کا ایک اختصاص یہ بھی ہے کہ ان کا مزاج رجال سازی اور نئی نسل کو آگے بڑھانے کا ہے، اس لیے وہ نئے مصنّفین کی کتابوں پر تبصرہ کرتے ہوئے حسن و قبح کی نشاندہی کرنے کے ساتھ ساتھ حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں۔ آخر میں ''کتاب کائنات'' کے مرتب رضوان احمد کے لیے ایک بات کہوں گا کہ کتاب کی عمدہ ترتیب ان کے حسن ذوق کا پتہ دیتی ہے اور آغاز میں ان کی جامع تحریر ان کے تنقیدی شعور، قوتِ تخلیق اور ادب کے گہرے مطالعہ سے آگاہ کرتی ہے۔ کتاب ۴۶۴ر صفحات پر مشتمل ہے۔

قیمت ۵۰۰ر روپے۔ ناشر: مرتب رضوان احمد۔

ملنے کے پتے: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ دہلی، علی گڑھ، ممبئی، اور بک امپوریم سبزی باغ پٹنہ میں۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com